THE

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the April 10, 2023
(327th Session)
Volume IV, No.06
(Nos.01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IV	*SP.IV (06)/2023*
No.06	*15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran.. 1
2. Fateha.. 2
3. Leave of Absence 2
4. Introduction of Bills: [The Factories (Amendment) Bill, 2023]........................ 4
5. [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023] introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri.. 5
    - Senator Molana Abdur Ghafoor Haidri 9
6. Introduction of the The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023,(Insertion of new section 376 B in PPC and subsequent Amendment in Schedule II in Cr.Pc.) 14
7. Introduction of Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023. [Insertion of new sections 52B, 52C and 52D in PPC and subsequent amendments in Schedule-II of Cr.Pc... 15
8. The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022 16
9. The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023................ 17
10. The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023 18
11. Consideration of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023] 20
12. Resolution moved by Senator Sania Nishtar demanding the Government to restart the Federal Ehsaas Rashan Riayat programme................................. 22
    - Ms. Shazia MarriMinister for Poverty Alleviation and Social Safety.. 25
    - Senator Dr. Shahzad Waseem (Leader of the Opposition) 33
13. Motion under Rule 263 moved by Senator Muhammad Tahir Bizinjoregarding dispensation of Rules 36
14. Resolution moved by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding holding of General Elections to the National Assembly and all Provincial Assemblies together for strengthening the federation 36
15. Motion under Rule 218 raised by Senator Taj Haider regarding the delay in construction of second transmission line and Islamkot-Chor Railway line in Thar 39
16. Mr. Khurram Dastgir Khan, Minister for Power 44
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition................. 47
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 49
17. Motion under Rule 218 moved by Senator Mushtaq Ahmed regarding the increase in human trafficking, domestic as well as international, especially women and children... 51
    - Mr. Abdul Rehman Khan Kanju, Minister of State for Interior 55
18. Presentation of a Money Bill to Charge the Sums upon the Federal Consolidated Fund, the Charge Sums for General Election (Provincial Assemblies of the Punjab and the Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2023 57
19. Motion moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, the Senate may make recommendations if any, to the National Assembly on the Money Bill to Charge the Sums upon the Federal

Consolidated Fund, the Charge Sums for General Election (Provincial Assemblies of the Punjab and the Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2023 58
20. Point raised by Senator Mohsin Aziz regarding upholding of the Constitution 59
21. Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed pertaining to conduct of General Elections across the country at one time 61
    - Senator Faisal Javed 63
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 66
22. Point of public importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizinjoregarding the financial crisis being faced by the educational institutions in Balochistan 68
23. Point raised by Senator Aon Abbas regarding holding of general elections in Punjab and KP and upholding of the Constitution 69
    - Senator Dr. Muhammad Humayun Mohmand 71
    - Senator Saifullah Abro... 74
    - Senator Manzoor Ahmed.. 78
    - Senator Afnan Ullah Khan 79

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the April 10, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at eleven in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ
جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِىْ نَقَضَتْ
غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى
مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سُوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔

سورۃ النحل: (آیات نمبر 91تا92)

Fateha

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ حافظ عبدالکریم صاحب! پچھلے دو تین دنوں میں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جو فورسز پر حملے ہوئے ہیں، کچھ زخمی ہوئے اور کچھ شہید بھی ہوئے، ان کے لیے دعا کریں۔

(اس موقع پر سیکورٹی فورسز کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر کہدہ بابر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 اپریل تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 324ویں اجلاس کے دوران مورخہ 15 فروری اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 3 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 مارچ اور 3 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سعید احمد ہاشمی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 326ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 اور 17 مارچ اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 31 مارچ تا 4 اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 4 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید علی ظفر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 7 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 324ویں تا 327ویں اجلاسوں کے دوران مختلف تاریخوں میں اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین! رضا صاحب! بزنس کے بعد اگر لے لوں۔ پانچ منٹ کا کام ہے۔ اس کے بعد کرلیتے ہیں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri may please move the Order No. 2.

Introduction of Bills: [The Factories (Amendment) Bill, 2023]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I hereby move for leave to introduce a Bill further to amend the Factories Act, 1934 [The Factories (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law, is it opposed?

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون): جناب عالی! بات یہ ہے کہ بل تو بہت اچھا ہے لیکن اس کو اگر technical بنیادوں پر دیکھا جائے تو پہلے یہ تھا کہ جہاں پر 50 workersکام کرتی ہیں تو وہاں پر یہ سلسلہ رکھا گیا تھا لیکن میڈم نے اس50 کو گھٹا کر 5پر لے آئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یہ ہوگا کہ کوئی آدمی کسی female کو job ہی نہیں دے گا۔ اس میں میرا خیال یہ ہے کہ اس بل کی وجہ سے بجائے فائدہ ہونے کے ایک نقصان ہو جائے گا۔ اس کے جو aims and objectives ہیں، ان کو میں اپنی جگہ پر دیکھ رہا ہوں لیکن یہ جو بات ہے کہ 50 خواتین جہاں کام کرتی تھیں، وہاں پر تو یہ مناسب تھا کہ اگر وہاں پر کوئی suitable room بنایا جاتا لیکن اب اس کو کم کرکے اگر 5 پر لے آئیں تو physically یہ مناسب نہیں ہوگا۔ معزز رکن اس کو reconsider کرلیں۔

جناب چیئرمین: اگر وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اسے اکٹھے دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ کا point آگیا ہے۔ جی میڈم! مہربانی فرما کر آپ بتائیں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I am very well aware of the Bill that my colleague has passed and I am willing to work with her on that as well. Masha Allah, she has already finished the work but as far as the Minister sahib is saying, it does not affect anything.

میری جو تین ترامیم ہیں، وہ بہت simple ہیں۔ ایک 'may' سے 'shall' کرنا اسے legally bind کر دے گا۔ انہوں نے suitable room کے الفاظ استعمال کیے ہیں، وہ ان کے لیے mandatory and binding ہو جائے گا۔ 50 سے 5 خواتین ورکرز اس لیے کیا کہ اگر 50 کی capacity نہ ہو اور کم لوگ ہوں تو ان کو بھی وہی سہولت ملے جو کہ 50 کے لیے ہو گی۔ للذا، اس میں یہ سوچ تھی۔ اس میں ان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ فائدہ ہی ہوگا۔ دوسری بات، suitable room سے اس کو on-site child care facility کے الفاظ کہے گئے ہیں۔ وہ اس لیے کہ اس کے اندر پورے کے پورے safety, hygiene and health facilities دی جائیں اور اس کا ایک proper environment ہو۔ یہ factories میں اس لیے ضروری دیا گیا ہے تاکہ SOPs follow کیے جائیں۔

As I am sure our colleague Quratulain has mentioned in her Bill as well. Mr. Chairman, this is a must and I don't think that this should be an objection that 50 to 5, it is a positive thing, it is not that we are damaging it in any way.

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے قانون! اسے کمیٹی کو بھجوا دیں تاکہ ادھر discussion ہو جائے؟

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف): جناب چیئرمین! جس طرح یہ بات سامنے ہے، اس کو ایک مرتبہ defer کر لیں، میں اس Bill کو بھی دیکھ لیتا ہوں اور میڈم کے ساتھ بات بھی کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میڈم! اگر ایک مرتبہ اکٹھے بیٹھ جائیں، ایک مرتبہ دیکھ لیں۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: OK. Order No. 4, Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No. 4.

[The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023] introduced by Senator Samina Mumtaz Zehri

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, I Senator Samina Mumtaz Zehri, seek leave to introduce a Bill

further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023.

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law, is it opposed?

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میڈم ثمینہ صاحبہ خود advocate ہیں، اس میں مناسب نہیں لگتا، جو چیز reasonable ہو گی، میں جو اپنی عقل کے حساب سے کہوں گا کہ اس میں دو چیزوں میں technicalities ہیں۔ ایک انہوں نے جو Proviso دیا ہے، اس میں یہ دو باتیں کہتی ہیں؛ ایک یہ کہ provided that absence of the anti-rape crisis cell, all hospitals public or private shall immediately provide the first aid. اس حد تک تو ٹھیک ہے لیکن آگے کہتی ہیں کہ free of cost all medical treatment. یہ غلط ہے، ورنہ private hospital کھولنے کا فائدہ ہی نہیں ہے، اس کے علاوہ یہ ہے کہ and to prepare a report of the medico-legal examination without delay. جناب والا! جتنے بھی criminal investigation کے cases ہیں، medico-legal report جن پر بنتی ہے یا Police Act, جو Police rules میں provided ہے۔ Police Rules 1934 کے Rule 24.19 میں medico-legal report دی گئی ہے، یہ designated hospitals میں Medico Legal Officers (MLOs) حکومت کے لوگ ہوتے ہیں، یہ medical evidence purposes کے لیے ہوتے ہیں۔ جس طرح میں نے کہا کہ تمام criminal litigation میں medico-legal report بنتی ہے۔ Private Hospital والے certificate تو دے سکتے ہیں لیکن medico-legal report private hospitals کے ذمے لگانا، ان کے لیے قانون بنانا، یہ سارے کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ مناسب نہیں ہے، میڈم! ایک مرتبہ اسے دیکھ لیں، سوچ لیں۔ Otherwise یہ مناسب نہیں ہے کہ private hospitals free of cost treatment دیں،

کیوں دیں، ان کا private ہونے کا مطلب ہی نہیں ہے، وہ business نہ کریں اور treatment دیں؟

اس کے علاوہ let's suppose اگر یہ law میں provided ہوتا یا Police rules میں amendment ہو بھی جائے تو اس کا مطلب یہ کہ ڈاکٹر تمام دن عدالت میں گواہی کے لیے بیٹھے رہیں۔ لہٰذا بصد احترام یہ Bill اس لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Samina Mumtaz Zehri Sahiba.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, with due respect, I think Bill
کو صحیح طرح سے پڑھا نہیں گیا، اس میں درہم برہم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ Basically, اس میں یہ suggestion دی گئی ہے کہ prevailing law میں Anti-rape Crisis Cell بنائے جائیں، وہ ایک limited areas میں ہوں گے۔ اگر private and public hospitals میں جیسے emergency room ہوتا ہے، rape victim تو ویسے ہی traumatized ہوتا ہے، physically and mentally done for life. وہ family کیا کرتی ہے کہ وہ پہلے crisis cell کو ڈھونڈے گی، 72 hours کے اندر انہیں evidence through MLO دینا ہوتا ہے۔ جناب والا! ہسپتالوں میں جیسے emergency rooms بنے ہوئے ہوتے ہیں ویسے ہی crisis cell بنایا جائے، not identified as a crisis cell. ہمارے معاشرے میں rape-victims کو زیادہ victimize کیا جاتا ہے، rather than feeling bad for them, supporting them and showing them, encouraging to go and deal with normal day to day life. اس Bill کو لانے کا basic مقصد یہ تھا کہ private and public hospitals میں انہیں easy access ہو کیونکہ جب rape victim hospital میں جاتا ہے، وہاں کے MLOs, مثال کے طور پر کراچی میں عباسی شہید اور JPMC ہے۔ یہ ان دو جگہوں کے علاوہ کہیں اور نہیں جا سکتے، وہاں جاتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کہ پہلے Police Station میں report درج کروائیں، پولیس والے کہتے ہیں کہ

جائیں medical officer سے report لے کر آئیں۔ So between the Police and MLO the victim suffers financially and mentally also. This is distressing, خدانخواستہ یہ معاملہ ہمارے کسی family members کے ساتھ ہو، if it happened to any of us, what do we do at that point? آپ لوگ اس Bill کو misunderstand کر رہے ہیں، اس میں صرف اور صرف easy access دیا گیا ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے مثال کے طور پر بلوچستان میں ایک Cell بنایا ہے، آپ کہاں کہاں یہ Cell دیں گے، خدانخواستہ وہاں ہماری کسی بچی، بہن یا ماں کے ساتھ یہ واردات ہو، وہ وہاں کہاں کہاں ڈھونڈیں گے، وہ اتنا vast area ہے۔ مجھے گاؤں ڈھونڈتے ڈھونڈتے پورا دن لگ جاتا ہے، انہیں تو اتنی know how ہی نہیں ہے، وہ بے چارے کہاں جائیں۔ اس لیے ان لوگوں کو easy access دینے کے لیے کیونکہ زیادہ تر غریب عوام ہی rape victims ہوتے ہیں۔ Recently ہمارے سیلاب زدگان تھے یا کوئی غریب کا بچہ ہوتا ہے, of any age, ویسے ہی traumatizing for the families, for the victim itself ہوتا ہے۔ آپ اس کو easy access دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ there is nothing to it.

اس میں جو دوسرا Bill continued ہے، اس میں اسے penalize کیا گیا ہے، اس میں CrPC and amendments ہیں، نہ ہی پولیس کو چھیڑنے کا ہے اور جیسے وزیر صاحب نے کہا کہ پورا system خراب کرنا ہے۔ so that is the basic thing. جناب والا! یہ victims during this process بہت زیادہ blackmail بھی ہوتے ہیں، 72 hours کے period میں آپ بتائیں کہ MLO usually present نہیں ہوتے، under the law female MLOs are supposed to do, ابھی اس وقت بھی female MLOs available نہیں ہیں۔ آپ مجھے بتائیں how it is supposed to be done? اس لیے ایک proper طریقے سے بیٹھ کر اس کو بنایا جائے۔ and an emergency room, that is all. وہ shun down by society بھی نہ ہو، آدمی جو crisis cell میں جا رہا ہے کیونکہ آگے پیچھے دیکھنے والے لوگ بھی

یہ کہیں گے کہ ,this is a rape victim پوری زندگی اس پر داغ لگ جاتا ہے۔ So that is the main thing.

جناب چیئرمین: عبدالغفور حیدری صاحب اس پر کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>Senator Molana Abdul Ghafoor Haidri</u>

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ زنا بالجبر کا جو قانون ہے یہ مشرف صاحب کے دور میں متعارف ہوا، اُس موقع پر بھی ہم نے قرآن و سنت کی روشنی میں دلائل دیے اور کہا کہ بنیادی طور پر یہ صحیح نہیں ہے۔ زنا زنا ہے چاہے وہ جبراً ہو یا چاہے مرضی سے ہو۔ جبری زنا تو ممنوع اور اس کی تعزیرات بھی سخت سے سخت کی جا رہی ہیں لیکن زنا بالرضا جیسے یورپ میں عام ہے یا پاکستان میں بھی آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں، اس کے لیے نہ کوئی قانون ہے اور نہ کوئی ضابطہ ہے۔ میری نظر میں زنا کے حوالے سے اگر قانون سازی کرنی ہے تو بالجبر کے ساتھ بالرضا کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ (عربی) مفہوم: زانی مرد ہو یا عورت ہو جرم ثابت ہونے پر انہیں سو دُرے لگائے جائیں گے، یہ اس صورت میں ہو گا جب دونوں غیر شادی شدہ ہوں اور اگر شادی شدہ ہیں تو پھر سنگسار کیا جائے گا۔ ہمارا ملک چونکہ بنا اسلام کے نام پر ہے لیکن بدقسمتی سے یہاں اسلام نافذ نہیں ہے، اسلامی نظام کا کوئی ایک نکتہ بھی یہاں نافذ نہیں ہے۔ یہاں جو مروجہ نظام ہے، وہ انگریز کے زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ ہمارے ہاں بھی جب کبھی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو وہاں جرگے ہوتے ہیں اور انہی میں ہی ان کے فیصلے ہوتے ہیں۔ ہماری نظر میں اگر زنا کو روکنا ہے تو جس طرح زنا بالجبر کے لئے سخت سے سخت قانون وضع کئے جا رہے ہیں تو زنا بالرضا کے لئے بھی ایسے سخت قوانین ہونے چاہیے۔ اگر زنا بالرضا ثابت ہو جاتا ہے تو اگرچہ اسلام نے اس کے لئے سزا قرآن کریم میں دی ہے اور اس پر اگر عملدرآمد نہیں ہو سکتا تو کم از کم اس کے لئے کوئی اور سزائیں ہونی چاہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے پہلے ہی قانون موجود ہے۔ اس میں مزید تشریحات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب! سینیٹر ثمینہ صاحبہ صرف اس میں ایک ہی شق ڈالنا چاہ رہی ہیں کہ علاج کے لئے اسپتال میں ایسے لوگوں کی easy access ہو۔ اس بل کا مقصد صرف یہی ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بہر حال میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: حیدری صاحب نے جو بات کی، وہ بڑی اچھی بات کی ہے۔ زنا بالرضااور زنا بالجبر دوالگ چیزیں ہیں۔ اسلام میں نسبتاً زنا بالجبر کے، زنا بالرضا کی سنگین سزائیں ہیں۔ انہوں نے یہ بالکل صحیح طور پر فرمایا ہے۔ ہمارے مذہبی قوانین اور انگریز کے قوانین میں یہ فرق ہے کہ اگر کوئی زنا بالرضاء کرے گا تو اس کے لئے رجم سنگسار ہے۔ For this, we have Offences of Zina under Section 10(3). سینیٹر منظور کاکڑ اور سینیٹر میاں رضا ربانی ابھی بیٹھے ہیں۔ یہ وکلاء ہیں۔ خود میڈم بھی وکیل ہیں۔ اس کے علاوہ Section 10-(3) زنا بالجبر کے ساتھ deal کرتی ہے۔ ان کے متعلق 1979 کا قانون ہمارے پاس ہے۔ میڈم اس بل کی mover ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بل میں جو private medical hospitals کی بات کی گئی ہے، اس کے ذریعے آپ free of cost medical treatment دیں گے۔ اگلے بل میں آپ نے Section 376-B تجویز کی ہے کہ جو free of cost medical treatment نہیں دے گا، اس پر FIR ہو گی جس میں لکھا ہے کہ shall arrest without warrant. مطلب یہ ہے کہ وہ cognizable ہوگا، FIR کٹے گی، non-bailable ہوگا اور trial-able by session بھی ہوگا۔ اس حد تک یہ بات بالکل بجا ہے کہ crisis cell میں جتنے hospitals ہیں یا اس کے علاوہ جتنے بھی health care centers ہیں، ان سب جگہوں پر first aid لازم ہے۔ Definitely کچھ وجوہات کی بناء پر cases refer کیے جاتے ہیں جن میں medico-legal officer کے examination کے بعد کا مرحلہ شامل ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں بیک وقت قانونی طور پر اور دوسری بھی ایک ساتھ نہیں ہو سکیں گی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سینیٹر صاحبہ ان دونوں بلوں کو revisit کر لیں۔ ابھی recently اس متعلق ہم نے قانون پاس کیا ہے۔ یہ Ministry of Interior کی کمیٹی میں بھی گیا تھا۔ وہاں سے بھی ہو کر آیا تھا۔ یہ دنوں بل جو free of cost medical treatment by private hospitals and in case if they fail to do so then registering of FIR and putting them in jail کے حوالے سے ہیں، میڈم صاحبہ انہیں ایک دفعہ پھر revisit کر لیں اور پھر اگلے Monday کو لے کر آجائیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا فیض محمد صاحب میں آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔ پہلے جس کا بل ہے، اس کی سن لیتے ہیں۔ جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔ آج کل آپ کوئی بھی خبر دیکھیں چاہے آپ سوشل میڈیا پر چلے جائیں، newspaper اٹھالیں یا TV on کرلیں so the first thing that comes out is the rape victim stating six year old rape, five year old rape, three or two year old rape, a woman raped, a mother raped even a grandmother was also raped. Unfortunately, this is our topic. This is a soaring topic and it has also become a normal topic کیونکہ ہم خود اس crime کو normalize کر رہے ہیں۔ میں نے یہ بات victim کو آسانی دینے کے لئے کہی ہے۔ آپ کو free of cost medical treatment کی پڑی ہوئی ہے۔ Obviously, private hospitals وہی جائے گا جو انہیں afford کر سکتا ہے۔ وہاں غریب آدمی نہیں جاسکتا کیونکہ وہ public hospital ہی جائے گا۔ اس کے ذریعے اس کے لئے وہاں تک ایک easy access ہوگی۔ میرے کہنے کا مقصد صرف یہ تھا۔ دوسری بات انہوں نے FIR کاٹنے کے متعلق کی۔ ابھی جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ میں وکیل ہوں۔ میں اتنی بڑی وکیل نہیں ہوں جتنے منسٹر صاحب خود ہیں۔ میری جتنی عمر ہے، ماشاء اللہ ان کا اتنا exposure ہوگا۔ میں نے جو کچھ بل میں دیا ہے، شاید میں انہیں یہ سمجھا نہیں پا رہی ہوں۔ FIR تب کٹے گی جب MLO اسی وقت اسے address نہیں کرے گا اور victim کا پورا checkup کرکے نہیں دے گا۔ It is what I have said in my Bill.

جناب! ابھی جو مولانا صاحب نے فرمایا۔ Rape is rape and it is unconsented. زنا وہ ہے جو out of marriage ہوتا ہے۔ Am I correct? Is that what we were taught? It is done with the mutual consent of two people whereas; there is no consent in rape. اس میں سزا کسے ملے گی؟ وہ ہمیشہ بے چارے victim کو ہی ملے گی۔ آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ جس نے rape کیا ہے، اسے سزا ملی ہو۔ اسے تو defend کرنے کے لئے ہم یہاں

موجود ہیں۔ ہماری وجہ سے ہی تو وہ بچے ہوئے ہیں۔ آپ وہ کیس دیکھیں۔ دو سال ہو رہے ہیں۔ اس نے دو سالہ بچی کے ساتھ rape کیا، torture کیا اور پھر مار بھی دیا لیکن لڑکا ابھی تک بیٹھا ہوا ہے۔ آج تک ہم کچھ نہیں کر سکے حالانکہ وہ بل بھی پاس ہوگیا۔ میں اس وجہ سے اس میں amendment لے کر آ رہی ہوں کیونکہ روز بہ روز یہ چیز بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ سب بہتری اور آسانی لانے کے لئے کی جا رہی ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ خدانخواستہ یہ ہمارا بچہ، بچی، بہن اور بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ The victim can be a male or a female. You need to support this Bill not for the sake of being my Bill. This is not a political Bill. This is for our people. If we cannot support our people then what are we doing. This is not about political parties. اگر منسٹر صاحب کو یہ چیز سمجھ نہیں آ رہی جو میں کہنا چاہ رہی ہوں تو اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔ ہم وہاں اسے دیکھ لیں گے۔ I am open to it because I want to bring this in and I will further propose amendments for this purpose. میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ زنا اور rape دو الگ چیزیں ہیں۔ آپ دونوں کو ملا رہے ہیں اور اس کے ذریعے اسے ignore کر رہے ہیں۔ آپ مسئلے کو تو address کریں۔ Kindly look into it seriously. اگلے پیر تک اسے defer نہ کریں۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ اگر آپ اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔ ہم اسے وہاں دیکھ لیں گے and kindly do not mix these two topics. شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب اسے کمیٹی میں بھیج دوں تاکہ وہاں سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری اور سینیٹر مولانا فیض محمد بھی آ جائیں۔ جی حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں محترمہ سینیٹر صاحبہ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے زنا بالجبر اور اس کے قوانین میں مزید سہولتوں کی غرض سے ترامیم پیش کی ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ لیکن میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ زنا بالرضا کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے۔ کیا اس کے لئے کوئی قانون ہونا چاہیے یا اس کی کھلی چھوٹ ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ نے کہا کہ اس کے لئے already قانون موجود ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: انگریز کے زمانے میں یہاں بڑے شہروں میں چکلے ہوتے تھے۔ آپ کے علم میں ہے یا نہیں۔ لوگ وہاں جاتے تھے اور مرضی سے زنا ہوتا تھا۔ قانونی طور پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ پھر پاکستان ایک اسلامی ملک بن گیا۔ اسلامی ملک بننے کے بعد جہاں، جہاں ایسے مراکز تھے، وہ سب ختم کر دیے گئے چاہے وہ لاہور، کوئٹہ یا کراچی میں تھے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اب ہم یورپ کو دیکھتے ہیں اور اس سے زیادہ متاثر ہیں۔ ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ پہلے لڑکا اور لڑکی چار سال بحیثیت partnership کے گزاریں۔ اگر بعد میں کوئی رضامندی ہوئی تو شادی کر لیں۔ ادھر ایسا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں ہمارا اپنا ایک کلچر ہے۔ اسلام سے ہٹ کر بھی ہمارے قبائلی اور مشرقی رسم و رواج ہیں۔ ایسے قوانین جو آئین سے متصادم ہوں، وہ بن نہیں سکتے کیونکہ آئین بھی کہتا ہے کہ قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنے گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ بات سمجھ آ گئی ہے۔ کم از کم انہیں اپنی بات کہنے کی اجازت تو دے دیں۔ جس طرح آپ لوگ ممبر ہیں، اسی طرح وہ بھی ہیں۔ بیٹھ جائیں۔ جی حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: آپ قانون بنائیں لیکن آئین کی روشنی میں بنائیں، قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں بنائیں۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں تو پہلے بھی آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ جو بھی بل ہو یا قانون میں ترمیم کی بات ہو، اس کو آئین کی روشنی میں پرکھیں اور پھر ایجنڈے میں شامل کریں۔ یہاں جو بھی چیز آتی ہے، آپ ایجنڈے پر لاتے ہیں اور ہمارے سب کے لئے مسئلہ بن جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب! یہ قانون پرانا ہے، انہوں نے ایک amendment propose کی ہے تاکہ لوگوں کو فری علاج مل سکے اگر کوئی واقعہ تشدد کا ہوتا ہے تو، اتنی بات ہے بس۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی میرا خیال ہے مولانا فیض محمد صاحب، بیٹھ جائیں، کمیٹی میں آپ بھی جائیں، مولانا صاحب بھی جائیں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں تاکہ وہاں discuss ہو جائے۔.The matter is referred to Committee

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کمیٹی میں refer کر دیا ہے۔ سینیٹر ثمینہ بس refer ہو گیا ہے، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سمجھ آ گئی ہے۔ شکریہ جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! واک آؤٹ کیوں کر رہے ہیں، ادھر کمیٹی میں جا کر اس پر بات کریں گے۔ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں۔ میری بات بھی آج سن لیں ۔ بیٹھ جائیں please.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حضرت! آپ نے بات کر لی ہے، اب آپ اس پر کمیٹی میں بات کریں۔ میں نے اس کو کمیٹی میں بھجوا دیا ہے۔ مہربانی، شکریہ۔ مولانا صاحب! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.6.

Introduction of the The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023,(Insertion of new section 376 B in PPC and subsequent Amendment in Schedule II in Cr.P.C.)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023] (Insertion of new section 376-B in PPC and subsequent amendment in Schedule-II of Cr.P.C).

جناب چیئرمین: معزز وزیر صاحب، کمیٹی میں بھیجنا ہے یا oppose کرنا ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: پہلے جو کمیٹی بھیجا ہے، یہ بھی اسی کے ساتھ کا ہے تو اس کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: The Bill is referred to Committee. Order No.8, Senator Samina Mumtaz Zehri and Mushtaq Ahmad Sahib, who is going to move.

جی مشتاق احمد صاحب پلیز۔

Introduction of Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023. [Insertion of new sections 52B, 52C and 52D in PPC and subsequent amendments in Schedule-II of Cr.P.C.

سینیٹر مشتاق احمد: میں سینیٹر مشتاق احمد اور سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری تحریک پیش کرتے ہیں کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان، 1860 اور مجموعہ ضابطۂ فوجداری 1898 میں مزید ترمیم کرنے کا بل [فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2023] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ (پی پی سی میں نئی دفعات 52ب، 52ج اور 52د کی شمولیت اور سی آر پی سی کے جدول دوم میں مابعد ترامیم)

جناب چیئرمین: حاجی ہدایت اللہ صاحب، جا کر حیدری صاحب اور ان کو لے آئیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس پر چند باتیں کرلوں؟

جناب چیئرمین: پہلے وزیر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ اگر وہ oppose نہیں کر رہے ہیں تو کمیٹی میں discussion ہوتی رہے گی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین، لیکن یہ issue ایسا ہے کہ یہ بہت بڑا human rights کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، بس کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

Minister Sahib! Is it opposed? Ok, the matter is referred to Standing Committee concerned. Order No.10, Senator Seemee Ezdi, please move Order No.10.

مشتاق صاحب، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022

Senator Seemee Ezdi: I, Senator Seemee Ezdi, move that the Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

جناب چیئرمین: جی، Honourable Minister of State، وزیر صاحبہ بھی ادھر ہیں۔ جی پاس کر دیں؟ ٹھیک ہے۔

It has been moved that the Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Second reading of the Bill. The question is that clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill.

Order No.11, honourable Senator Seemee Ezdi, please move Order No.11.

Senator Seemee Ezdi: Mr. Chairman, Thank you. I, Senator Seemee Ezdi move that the Bill further to amend

the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022 be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022 be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 12, Honourable Senator Faisal Saleem Rehman, Senator Dilawar Khan, Manzoor Ahmed and Hidayatullah, Yes, Hidayat Sahib, please move Order No. 12.

The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023

Senator Hidayat Ullah: Thank you, I, Senator Hidayatullah, on behalf of Senator Faisal Saleem Rehman, Dilawar Khan and Manzoor Ahmad, move that the Bill further to amend the Export Processing Zones Authority Ordinance, 1980 [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Yes, Honourable Minister of State for Law please.

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون): اس کو کمیٹی نے unanimously کیا ہے، اس کو پاس کردیں جی۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Export Processing Zones Authority Ordinance, 1980 [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Second reading of the Bill. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, the question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.13, Yes, Senator Hidayatullah Sahib, please move.

Senator Hidayatullah: I, Senator Hidayatullah, on behalf of Senator Faisal Saleem Rehman, Dilawar Khan, Manzoor Ahmad move that the Bill further to amend the Export Processing Zones Authority Ordinance, 1980 [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Export Processing Zones Authority Ordinance, 1980 [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed unanimously. Order No. 14, Senator Seemee Ezdi please move Order No.14.

The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023

Senator Seemee Ezdi: I, Senator Seemee Ezdi move that the Bill further to amend the Pakistan Environmental

Protection Act, 1997 [The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law! Is it opposed?

سینیٹر شہادت اعوان: پاس کر دیں جی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحبہ بھی بیٹھی ہوئی ہیں، پاس کر دیں جی؟

سینیٹر شیری رحمٰن: پاس کر دیں جی۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Environmental Protection Act, 1997 [The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Second reading of the Bill, the question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, the question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Order No. 15, Seemee Ezdi Sahiba, please move Order No. 15.

Senator Seemee Ezdi: Thank you Mr. Chairman. I, Senator Seemee Ezdi, move that the Bill further to amend the Pakistan Environmental Protection Act, 1997

[The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Environmental Protection Act, 1997 [The Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Order No. 16, Senator Seemee Ezdi, please move Order No. 16.

Consideration of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]

Senator Seemee Ezdi: I, Senator Seemee Ezdi, move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اس کی مخالفت کروں گا ان وجوہات کی وجہ سے کہ اس حوالے سے میں نے وہاں بھی یہ بات سامنے رکھی تھی اور باقاعدہ چیئرمین صاحب نے یہ کہا تھا کہ آپ وزارت داخلہ والوں کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ وزارت داخلہ والوں نے لکھ کر مخالفت کی لیکن جب میٹنگ ہو گئی تو انہوں نے آ کر concede کیا۔ میں نے کمیٹی میں ان کو کہا کہ آپ اس قسم کا stand نہ لیں، اس کی logic یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ Section 277 کے تحت جو آدمی reservoir, river, canal or stream میں پانی کی کوئی بھی quantity چھوڑے گا۔ اگر کوئی گھر والا اپنی نالی کسی canal یا ندی نالے میں ڈال دیتا ہے، اسلام آباد میں صرف سیکٹر کی حد تک sewerage system provided ہے۔ بھارہ کہو اور بہت ساری آبادیاں ایسی ہیں جہاں وہ system نہیں ہے۔ جناب! اس میں ہم نے یہ ترمیم کی ہے کہ اس offence کو

non-bailable کر دیا ہے۔ اس کو cognizable بنادیا ہے،اس جرم کو قابل دست اندازی کر دیا ہے کہ جو آدمی دو انچ کا پائپ untreated چھوڑتا ہے تو اس کے خلاف قابل دست اندازی جرم ہوگا، ایف آئی آر کٹے گی۔ ایک سال کی سزا ہے اور نا قابل ضمانت جرم ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ ایک سال تک کے جتنے جرائم جو تین سال سے کم ہیں، ضابطہ فوجداری Schedule II میں تمام وہ جرائم جو تین سال سے کم والے ہیں، وہ قابل ضمانت جرم تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس قسم کے offences قابل دست اندازی پولیس نہیں ہوتے۔ نیچے اس کا part 2 دیا گیا ہے، جو repeat کرے گا،اس کی سزا تین سال ہے۔ یہ والا Schedule II کے مطابق نا قابل ضمانت ہوتا تھا، پہلے والے کو بھی آپ نے قابل دست اندازی اور نا قابل ضمانت بھی کر دیا۔ جناب! اسے دوبارہ کمیٹی میں بھیجیں، کمیٹی ایک بات کو اور اس پوزیشن کو دیکھ لے۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی، اچھی تجویز ہے، ایک مرتبہ پھر دیکھ لیں، اگلے سوموار کو لے آئیں گے۔ جی۔

سینیٹر سیمی ایزدی: PEPA میں قانون بہت سخت ہے، میرا پھر بھی اس سے کم ہے۔ میں نے صرف PPC میں ترمیم کی ہے جو بہت کم سزا تھی، یہ دونوں سزائیں ایک دوسرے کے خلاف تھیں۔ میں نے صرف اس سزا کو تھوڑا سا بڑھانے کا کہا ہے۔ میں نے اس کو دو مہینے سے ایک سال کیا ہے۔ اگر کوئی بندہ دوسری مرتبہ وہی خلاف ورزی کرے گا تو سزا کو تین سال کیا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ جرمانہ پندرہ سو روپے تھا۔ میں نے اس کو پندرہ سو روپے سے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے کیا ہے۔ آج کل کے زمانے میں پندرہ سو روپے کیا چیز ہے۔ وہ بالکل ایک مذاق تھا۔ اگر کوئی بندہ دوسری مرتبہ وہی خلاف ورزی کرے گا تو وہ دس لاکھ روپے دے گا۔ اس میں صرف۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میں وزیر صاحب سے پوچھ لوں گا۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اس میں جذباتی ہونے کی بات نہیں، بات قانون کی ہے، یہاں ہم قانون سازی کرنے جا رہے ہیں۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اگر ایک سال والے کو بھی قابل دست اندازی اور نا قابل ضمانت کر دیں گے تو میرے خیال میں وہ زیادتی ہوگی۔ دہرانے والا بے شک cognizable بھی ہوتا، non-cognizable ہوتا تو مناسب تھا۔ یہ والا سلسلہ، پھر تو صبح شام یہی والی FIRs ہوں گی، اور کچھ نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی، دیکھیں، مجھے تو کوئی issue نہیں، میں ایوان میں put کر دوں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ ایک بار پھر کمیٹی میں دیکھ لیں، اگر کوئی اچھا حل نکل آیا تو پھر لے آئیں، take up کر لیں گے، کوئی issue نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، اسے ایک بار پھر کمیٹی میں دیکھ لیں، محسن عزیز، اس کو ایک بار پھر کمیٹی میں دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Ruling of the Chair ہو گئی ہے۔

Order No. 18 stands in the name of honourable Senators Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition, Sania Nishtar, Kamil Ali Agha, Samina Mumtaz Zehri, Seemee Ezdi, Faisal Saleem Rehman, Mohammad Humayun Mohmand, Mohsin Aziz, Faisal Javed, Fida Muhammad Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, Dost Muhammad Khan, Liaqat Khan Tarakai, Walid Iqbal, Zeeshan Khan Zada, Dr. Zarqa Suharwardy Taimur, Falak Naz, Gurdeep Singh, Fawzia Arshad, Aon Abbas, Ejaz Ahmad Chaudhary, Syed Ali Zafar and Saifullah Abro. Who is going to move it? Yes, Senator Sania Nishtar, please move the resolution.

Resolution moved by Senator Sania Nishtar demanding the Government to restart the Federal Ehsaas Rashan Riayat programme

سینیٹر ثانیہ نشتر: جناب چیئرمین! میں پہلے اس کی کچھ تفصیلات بتانا چاہتی ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو۔ اس قرارداد کا ایک پس منظر ہے، وہ پس منظر یہ ہے کہ پاکستان کی حکومتیں trillions of rupees کی untargeted subsidy دیتی ہیں یعنی بہت امیر لوگ بھی ان subsidies سے استفادہ کرتے ہیں۔ پالیسی سطح پر یہ سوچ تھی کہ کوئی ایسا system بنایا جائے کہ حکومت جو رعایت دیتی ہے، اسے ہم ٹارگٹ کریں یعنی وہی لوگ اس رعایت سے استفادہ حاصل کریں جو اس کے حقدار ہوں۔ اس کے لیے پوری دنیا میں اپنی نوعیت کا پہلا end to end

پر دو قسم کی دکانیں تھیں، ایک قسم کی دکانیں front end نظام بنایا گیا۔ وہ نظام یہ تھا کہ digital یہ تھیں جیسے کہ یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن، کینٹین سٹورز ڈپارٹمنٹ جسے CSD کہتے ہیں، جہاں تمام سامان barcoded ہوتا ہے جس کی inventory digitized ہوتی ہے۔ ایک تو یہ سسٹم ان کے ساتھ integrate ہوا، دوسری طرف یہ سسٹم ان کریانہ دکانداروں کے لیے بنایا گیا جو ہر گلی محلے میں چار چار، پانچ پانچ دکانیں ہوتی ہیں، وہاں چونکہ digitize نظام نہیں ہوتا تو وہاں کے لیے یہ سوچ تھی اور یہ سسٹم بنایا گیا کہ Mobile Point of Sale یعنی دکان کے کھاتے کے لیے ایک mobile app بنادی گئی۔ یہ دو قسم کی دکانیں تھیں جن کی inventory digitized تھی۔ جیسے کہ ابھی میں نے کہا کہ یوٹیلیٹی سٹور اور CSD سے شروع کیا اور سوچ یہ تھی کہ اس کو ایک platform بنا کر سب کے لیے کھول دیں گے، جو بھی mini marts ہیں، وہ بھی اس میں integrate کر سکیں۔

دسمبر 2021 سے لے کر ہم نے اسے بڑی تیزی سے pilot کیا، ٹیسٹ کیا اور مرحلہ وار scale up کیا۔ جب پچھلی حکومت گئی تو بڑے پیمانے پر اس میں transactions بھی ہو رہی تھیں۔ اس میں یہ تھا کہ لوگ اپنا شناختی کارڈ اور موبائل لے کر جاتے تھے، ان کا شناختی کارڈ verify ہو جاتا تھا، ان کے موبائل پر ان کو one time passcode آجاتا تھا، یہ passcode fraud prevention کے لیے بہت اہم تھا۔ اس کے پیچھے نیشنل بینک کا settlement system تھا۔ NADRA کا verification system تھا اور جو بھی ضرورت مند آتا تھا، جو eligible ہوتا تھا جو حقدار ہوتا تھا، چاہے اس نے 100 روپے کا سامان لینا ہوتا یا 500 روپے کا سامان لینا ہوتا تھا، اس فیملی کی رعایت کی ایک entitlement تھی، جب ہم نے فیڈرل حکومت میں چلایا تو وہ مہینے کی ایک ہزار روپے تھی اور جب ہم نے اس کو پنجاب میں دوبارہ سے چلایا تو حقدار فیملی کی مہینے کی 2000 entitlement روپے تھی، یہ بڑا اچھا نظام تھا، دکانداروں کو آٹھ فیصد کمیشن بھی ملتا تھا، یہ بڑے غریب دکاندار ہیں جن کی income 20000,30000 روپے سے کم ہوتی تھی، کابینہ نے آٹھ فیصد کمیشن approve کیا تھا اور یہ بڑا اچھا سلسلہ چل رہا تھا۔ جو حقدار ہوتے تھے وہ بھی جا کر اپنی رعایت لیتے تھے کیوں کہ دیہاڑی دار جو مزدور ہے وہ تو دن میں جتنا کمائے گا وہ گھر جاتے ہوئے اسی کا سودا لے کر جاتا ہے، اسی پر اس کو آٹے، دالوں اور پکانے کے تیل پر رعایت

مل جاتی تھی اور دکان دار کو آٹھ فیصد کمیشن مل جاتا تھا تو ان کو بھی incentive تھا اور یہ network بڑی تیزی سے پھیلا، جب ہم فیڈرل لیول پر بھی کر رہے تھے۔ پھر June-2022 میں اس کو ختم کر دیا گیا تھا، پھر جب موقع ملا تو اس کو ہم نے پنجاب میں چلایا اور یہ پنجاب میں اس سے بھی زیادہ تیزی سے چلا کیوں کہ لوگ اس سے مانوس ہو چکے تھے۔ اب آٹے کی scheme جو چلی ہے، میں بتانا چاہتی ہوں اس میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ یہ جو احساس راشن رعایت کا system تھا یہ ایک پورا system تھا یہ کوئی ایک آدھا مہینے کے لیے نہیں بنا تھا اور اس میں ہر گلی محلے میں ہر CSD, ہر utility store میں لوگوں کو یہ موقع ملتا تھا کہ وہ جا کر اپنی رعایت لے لیں۔ کوئی لائن نہیں لگتی تھی، کوئی بھیڑ نہیں لگتی تھی، لوگوں کی کوئی اموات نہیں ہوتی تھیں، ان کی انا اور عزت مجروح نہیں ہوتی تھی لوگ زخمی نہیں ہوتے تھے، کوئی بھگدڑ نہیں مچتی تھی، ایک system تھا ہر کوئی عزت سے اپنی گلی کی نکڑ میں جا کر اپنی رعایت لے لیتا تھا۔ نمبر دو فرق یہ تھا کہ ان کو جو دو ہزار روپے کی رعایت تھی وہ اس کو توڑ توڑ کر بھی لے سکتے تھے، جیسے کہ میں نے آپ کو بتایا کوئی دہاڑی دار مزدور ہے اس نے 500 روپے کمائے، اس نے 500 روپے کی shopping کی اور اس پر اس کو رعایت مل گئی۔ تیسرا جو system تھا، اس کو ہم نے بڑی detail سے بنایا تھا اور اس کے fraud prevention rules جو تھے وہ بہت مربوط تھے کیوں کہ اس کو ہم digitally manage کرتے تھے، ہم اس میں digitally problems دیکھتے تھے تو fraud prevention rules اس میں زیادہ مربوط تھے، اس میں حکومت کو transportation cost کوئی نہیں تھی، اسکا scale up جو تھا وہ بہت آسان تھا، اس میں لوگ خود بخود enroll کر رہے تھے، دکاندار بھی enroll کر رہے تھے، راشن کے لیے اس کو ہم نے شروع کیا اور جو سوچ تھی ہم اس کو پٹرول کے لیے بھی استعمال کریں گے اور دواؤں کے لیے بھی اسی کو استعمال کریں گے۔ دواؤں کے لیے اس کی deployment pharmacies پر اور fuel کے لیے اس کی deployment petrol pump پر کریں گے۔ پہلے اس کو فیڈرل لیول پر بند کیا گیا پھر اس کو پنجاب میں بند کیا گیا اور پنجاب میں تو یہ بھی consideration ہے کہ کیا ایک caretaker government کیوں کہ میں بھی 2013 میں as Federal Minister caretaker government میں رہ

چکی ہوں، تو قواعد وضوابط سے کچھ مانوس ہوں۔ کیا caretaker governmentایک پچھلی حکومت کا programmeبند کر سکتی ہے یا ایک دوسرا۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم یہ کوئی motionنہیں ہے نہ کچھ اور ہے، میں ابھی پوچھ لیتا ہوں کیوں کہ آپ نے resolutionکے بارے میں بتادیا، میں پوچھ لوں opposeکریں گے یا نہیں۔

Is it Opposed? Honourable Federal Minister for Poverty Alleviation, Yes Shazia Marri Sahiba.

<u>Ms. Shazia Marri, Minister for Poverty Alleviation and Social Safety</u>

محترمہ شازیہ مری (وفاقی وزیر برائے انسداد غربت و سماجی تحفظ): جناب چیئرمین! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ہے؟ بہت شکریہ جناب والا! As a first Federal Minister for Poverty Alleviation and Social Safetyکچھ ذمہ داریاں ہیں جس کا میں بھی چاہوں گی کہ اس resolutionکو opportunityبنا کر آپ کے سامنے بیان کروں۔ جناب والا! کوئی بھی Article-37-A and 38-Aسے انکار نہیں کرسکتا وہ کسی بھی پیپر پر کسی بھی وقت چھاپ دیے جائیں تو ہم اس سے انکار نہیں کریں گے، اس resolutionمیں ان دو Articles کا ذکر ہے۔ اس resolutionمیں جو commodityہے اس پر subsidy کاذکر ہے، اچھی بات ہے لیکن اگر تھوڑا homeworkکر کےایک ایسی resolutionلائی جاتی جو بطور members of Senateتمام Senatorsکوایک اچھے issueپر قبول ہوتی تو وہ اچھا ہوتا لیکن چونکہ یہاں پر حقائق کو مسخ کرنے کی ایک روایت سی ڈالی جارہی ہے، propagandaکی ایک روایت سی پڑ چکی ہےاور[xxxx][1] میں سن رہی تھی، میں اس کو[xxxx][2]تو نہیں کہوں گی غلط بیانی بہت ہوئی ہے۔اگر یہ resolution پچھلی حکومت کے ایک ناکام initiativeکو highlightکرنے کے لیے لائی گئی ہے تو پھر میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ مہربانی کرکے دیکھا کریں کہ

[1] "Words expunged as ordered by the Chairman."
[2] "Word expunged as ordered by the Chairman."

جناب والا! یہاں پر یہ resolution میں political stunts ہیں یا واقعی عوام کی بات ہے۔ جناب والا! یہاں پر یہ جو بڑی باتیں کی گئیں کہ policy تھی، جناب والا! میں تو کچھ بھی نہیں بولی جب کوئی بول رہا تھا۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ اگر تو کوئی policy ہوتی، کوئی vision ہوتا کوئی غریبوں کا درد ہوتا تو پھر اس programme کی budgetary allocation ہوتی، initiative کی یا ایک short term exercise کی جس کا ذکر کیا گیا اور خود بتایا گیا کہ ہم نے December-2022 میں شروع کیا اور پھر آنے والی حکومت نے، June میں بتایا جارہا ہے مطلب آنے والی حکومت نے بھی کچھ مہینے تک کوشش کی ہو گی کیوں کہ پیسہ تو کبھی تھا ہی نہیں، اگر کوئی بھی کام کرنے کے لیے، آپ اعادہ کرتے ہیں تو اس کی سب سے پہلے budgetary allocation کی بات سوچتے ہیں۔ جناب والا! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، یہاں پر سارے معزز سینیٹرز ہیں کہ آپ کو یہ مناسب تھا کہ آپ بیان کر دیتے کہ ہم نے کوئی budgetary allocation اپنی حکومت میں اس programme کے لیے نہیں رکھی مگر ایک fraud ضرور کیا گیا تھا، اس وقت Benazir Income Support Programme کا جو بجٹ تھا۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ شازیہ مری: جناب والا! میں تو سن رہی تھی، میں اطمینان سے سن رہی تھی غلط بیانی کو سن رہی تھی، اس لیے کیوں کہ میں حقائق بیان کرنے والی تھی، اگر حوصلہ رکھیں، میری بات سنیں اگر میں غلط کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی محسن صاحب۔

محترمہ شازیہ مری: میں نے انتخاب بڑے احتیاط سے کیا ہے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میڈم آپ تشریف رکھیں، اپنی باری پر بات کریں۔

محترمہ شازیہ مری: میں بتاتی ہوں fraudulently کیوں کہا؟ یہاں پر ہماری قابل احترام senior member ہیں، جناب والا! بات یہ ہے کہ اگر آپ ایک ادارے کے بجٹ سے نکال کر، ایک programme اپنی خواہش یا اپنی political promotion کے لیے کریں

گے تو میں اس کو fraud ہی کہوں گی نا؟ جب آپ 30 ارب روپے Benazir Income Support Programme سے نکال کر، آپ وہاں سے صرف اس لیے نکال رہے تھے کیوں کہ آپ کو ایک ایسا نام جو اس پروگرام کا legal نام ہے، اس کو کہنے سے اس کا نام لینے سے، اس کا نام لکھنے سے اور اس کا نام دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے، جناب والا! آج مجھے ایک عورت کی حیثیت سے افسوس سے کہنا پڑا ہے، مجھے اتنا برا لگا جب میں اس آفس میں گئی اور مجھ سے پہلے جو Chairperson وہاں پر موجود تھیں، انہوں نے شہید محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کی تمام تصاویر اس building سے ہٹوادیں، مجھے اس building میں ایک بھی تصویر شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی نظر نہیں آئی، میں دکھ سے بات کر رہی ہوں، آج میں دکھ سے بات کر رہی ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔

Ms. Shazia Marri: It's not a political speech but honourable Senator please take out the Law of Benazir Income Support Programme, the Name of the Programme is Benazir Income Support Programme, so please do not disregard the law of your parliament, do not undermind the legislation that takes place in the Parliament of Pakistan and please if you want to highlight or promote yourself spend your own money, do not use the money of the public exchequer to promote yourself and this should be the principle. It's very unfortunate that a female Chairperson removed the photographs of Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto Sahiba, we all take pride in the fact that,

مسلم امہ کی، Muslim world کی پہلی خاتون وزیر اعظم، ان کے نام پر ایک programme، جناب چیئرمین! ہم اپنے National Heroes کو celebrate کرتے ہیں اور پوری دنیا میں کرتے ہیں، آپ امریکہ جاکر J.F.Kennedy airport پر land کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ Trump جیسے بندے نے بھی JFK کا نام بدلنے کی

کوشش نہیں کی۔ Sir, you all celebrate your National heroes and National and International اگر ایک there was no harm, reputation کی لیڈر کے نام پر ایک پروگرام ہے۔ میرے خیال میں تکلیف ساری وہاں سے شروع ہوتی ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ انہوں نے کیسے اُس تکلیف پر کوشش کی کہ ہم مرہم پٹی کریں۔ انہوں نے ایک نام token کر دیا اور آج اُس resolution پر وہی نام ہے۔ انہوں نے وہی نام resolution میں شامل کیا and thank you very much Hon'ble Senator for bringing me towards the name of this. ٹھیک ہے، میں resolution پر ہی بات کر رہی ہوں۔ میں آپ کو بتاؤں یہ نام کہیں بھی legally موجود نہیں ہے۔ انہوں نے fraudulently اس نام کو annex کیا ہے۔

جناب! منسٹری کا نام کچھ یوں ہے، کیونکہ as Federal Minister for Poverty Alleviation and Social Safety میں آپ کو بتاؤں کہ اُس کا نام ہے Poverty Alleviation and Social Safety Division جب میں وہاں پر گئی تو اُس کے ساتھ annex کرکے papers پر یہ نام لکھا گیا جو ابھی Hon'ble Senator بتا رہی ہیں کہ resolution میں ہے تو جب ایک نام fraudulently ڈالا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل جاوید پلیز، آپ خاموش رہیں۔ وزیر صاحبہ بات کر رہی ہیں انہیں اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

محترمہ شازیہ مری: جناب عالی! انہیں یہی تو مسئلہ ہے۔ بہت اعلیٰ انہوں نے مجھے ایک اور point دے دیا تاکہ میں مزید اپنی بات کر سکوں۔ میں کہنا چاہوں گی کہ اگر ان کی توجہ کام پر ہوتی تو شاید بے نظیر صاحبہ کے نام سے انہیں تکلیف نہ ہوتی۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ میری آپ تمام ممبران صاحبان سے گزارش ہے کہ منسٹر صاحبہ بات کر رہی ہیں اور floor اُن کے پاس ہے انہیں بات مکمل کرنے دیں۔ منسٹر صاحبہ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شازیہ مری: انہیں بے نظیر صاحبہ کے نام سے تکلیف نہ ہوتی، اگر بے نظیر بھٹو شہید کا نام انہیں نہ چبھتا تو یہ کام کرتے۔ انہوں نے کوئی کام تو کیا نہیں۔ انہوں نے کیا کیا کہ کسی

طریقے سے جیساکہ آپ نے محترمہ کو floor دیا تھا اُن کا یہی کام تھا، یا پھر اُن کو کوئی task سونپا گیا تھا، شاید انہی کی خواہش تھی کہ آپ نے ہر جگہ سے بے نظیر صاحبہ کا نام مٹانا ہے۔ ایک بات میں انہیں بتادوں کہ بے نظیر صاحبہ کا نام مٹ نہیں سکتا۔ دوسری بات، میں اس resolution کو اس لیے oppose کرتی ہوں کیونکہ اس resolution کے اندر جس پروگرام کا ذکر ہے وہ پروگرام، آپ میری بات کو سُن لیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل جاوید پلیز ایسے مت کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحبہ کی بات سُن لیں۔

محترمہ شازیہ مری: آپ میری بات سُن لیں۔ جو پروگرام تھا اُس پروگرام کی کوئی بھی،
for everyone's very kind information and attention,
آپ میری بات کو سنیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا صاحبہ، آپ تشریف رکھیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں اور اپنی باری پر بات کریں۔ ابھی ان کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن بات کریں گے، آپ بیٹھ جائیں۔ سینیٹر چترالی آپ بھی تشریف رکھیں پلیز۔

محترمہ شازیہ مری: اب انہیں تکلیف ہو رہی ہے اور جب یہ [****][3] بول رہے تھے تو میں سُن رہی تھی۔ اس پروگرام کے لیے جیسے کہ ابھی محترمہ نے ذکر کیا کوئی budgetary allocation نہیں تھی، ٹھیک ہے۔ BISP کے تحت غریب ترین گھرانے کی عورتوں کے جو پیسے تھے اُن کا پیٹ کاٹ کر، انہوں نے 30 ارب روپے نکالے۔ آپ مجھے بتائیں، کیا اس طرح کی re-appropriation اور چوری چکاری سے کام چلتا ہے، جی جی، بالکل نہیں چلتا۔ اگر پچھلی حکومت واقعی سمجھتی تھی تو re-appropriate بھی نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ that was another department, that is there by law, you don't have the right to take money from already working initiative ایک initiative ہے، میں کہنا چاہتی ہوں کہ یہ ان کی ایک malafide تھی، میں آپ کو بتاؤں۔۔۔۔۔۔

[3] " Words expunged as ordered by the Chairman."

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عبدالقادر پلیز۔ سینیٹر فیصل جاوید ایسا نہ کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے۔

محترمہ شازیہ مری: آپ دیکھیں، کس طرح کی بد تمیزی اور تربیت کا یہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ میں ہر گز ایسا نہیں کروں گی۔ ٹھیک ہے نا۔ میں ان کے ATMs کا ذکر نہیں کر رہی۔ میں اس ایوان میں BISP کے تحت چلنے والے دیگر پروگرامز کا ذکر کر رہی ہوں۔

جناب! میں آپ کو بتاؤں BISP کا 250 billion کا جب بجٹ تھا۔ انہوں نے بجٹ میں سے 30 ارب روپے نکالے اور پھر ایک بھرپور ڈرامہ انہوں نے رچایا۔ فاضل ممبر ابھی بتا رہی تھیں اور میں ان کی تمام باتیں بڑے غور سے سُن رہی تھی۔ میں بتاتی چلوں کوئی پروگرام جلدی سے start نہیں ہوا، it was a very slow programme یہ digitize کے نام پر 8% کے لگ بھگ وہ بندہ کمیشن میں بھی لیتا رہا جو اُن غریبوں کو subsidy کے نام پر دے رہا تھا۔ اس پروگرام کی commission cost millions میں ہے اور اس کی administrative cost millions میں ہے it was a very expensive project and it was not also been done with its own allocations تو مجھے تو بہت افسوس ہے کہ اتنی تمہید باندھ لی اور یہ بھی بتانا گوارہ کرتے کہ budgetary allocation تھی۔ کوئی budgetary allocation نہیں تھی۔

جناب! میں آپ کو بتاؤں آج BISP کا پروگرام 404 ارب روپے کا پروگرام ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اگر ہاں اور ناں کرنا ہے تو میں ابھی کر لیتا ہوں۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! آج کی حکومت نے 404 ارب روپے BISP کے لیے مختص کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: فدا بھائی! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! آج BISP کا ٹوٹل بجٹ ہے 404 ارب روپے اور جس میں سے بے نظیر کفالت، بے نظیر تعلیمی وظائف اور بے نظیر نشوونما ان میں شامل ہمارے تینوں پروگرام بہت بنیادی پروگرامز ہیں۔ ان تین، بنیادی پروگرامز کے لیے با قائدہ funding ہوتی ہے۔ میں بتاتی چلوں، گورنمنٹ کی funding آپ کے promotions کے لیے نہیں

ہوتی۔ اگر آپ کو کوئی بھی پروگرام شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ منسٹری آف فنانس سے رجوع کرتے ہیں اور پروگرامز کے لیے allocation demand کرتے ہیں۔ یہی کام انہوں نے بیت المال میں بھی کیا اور آج اگر آپ بیت المال کے ایم ڈی سے بات کریں گے تو ایم ڈی آپ کو بتائیں کہ ادھر بھی کتنی اور کیسے خورد برد کی ہے۔ انہوں نے صرف دکھلاوے کے لیے، صرف اپنے لیڈر کی تصاویر لگانے لے لیے۔ آج بھی ہم وہاں پر غریبوں کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ آج بھی لوگوں کو شیلٹر مل رہا ہے لیکن وہاں کوئی تصاویر کشی نہیں ہو رہی اور کوئی ڈرامے نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین: میڈم ! میں ابھی اس resolution کو ووٹ کے لیے put کردوں؟ آپ تشریف رکھیں۔ ان کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن بات کریں گے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! میں صرف اتنا بتانا چاہتی ہوں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے funds لے کر، پیسے لے کر، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا data لے کر انہیں اتنی تمیز نہیں ہے کہ آپ اس کو بے نظیر کے نام سے جوڑ دیتے۔ لیکن نہیں، نام بھی کوئی اور لینا ہے۔ میں اس political stunt کی favour میں نہیں ہوں اور یہ ایک political gimmick ہے۔ یہ ان کا ایک پورا ڈرامہ ہے تا کہ آپ انہیں 10 منٹ کی اس ایوان میں[4][****] تقریر کرنے دیتے اور آپ نے انہیں کرنے دی۔ آپ مجھ سے پوچھتے کہ اس پروگرام کے merits کیا تھے؟ اس پروگرام کے کوئی merits نہیں تھے۔ یہ ان کا صرف ایک political background تھا۔

جناب چیئرمین: میڈم ! میں آپ کو بتاؤں کہ متعلقہ ممبر کا یہ حق تھا کہ انہیں ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں۔ آپ میری ایک سیکنڈ بات کو سُن لیں کیونکہ یہ اتنا propaganda کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں Stanford University نے stamp لگا دی ہے، میں آپ کو بتاؤں ان کی پنجاب گورنمنٹ میں ایک آدمی بطور consultant کام کرتا تھا اُس نے ایک delivery unit کی consultation کی ایک فرم کو join کیا، انہوں نے ایک paper co-author کیا جس

[4] "Word expunged as ordered by the Chairman."

میں ان کے تنخواہ دار آدمی نے ان کی واہ! واہ! کردی اور اب یہ لہراتے پھرتے ہیں کہ Stanford نے ہماری تعریف کی اور وہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں ناکہ آج کیا ہو رہا ہے تو میں آپ کو بتاتی ہوں۔ آج آٹا جو لوگوں کو مل رہا ہے اُس کا PMT 60 ہے اور جو متعلقہ ممبر بتا رہی ہیں وہ PMT 44 تھا۔ آج PMT 60 پر آٹا تقسیم کیا جا رہا ہے۔ سندھ exercise کے اندر PMT 60 پر لوگوں کو inflation سے deal کرنے کے لیے آٹا کی مد میں 2000 روپے کی رقم 7.8 million لوگوں کو مہیا کی جا رہی ہے۔ جناب عالی! بات یہ ہے کہ اس وقت حکومت اپنا کام کر رہی ہے لیکن political stunt کے لیے انہیں allowance نہ دیں اور یہ بے چارے بار بار[5] [*******] پروگرامز لے آتے ہیں اور صرف اس لیے کیونکہ BISP ان کو تکلیف دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن پلیز۔ انہوں نے oppose کرنا ہے صرف۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب پلیز۔ ابڑو صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن کھڑے ہیں، سرکار آپ تشریف رکھیں۔ جی لیڈر آف دی اپوزیشن پلیز۔ آپ بتائیں پھر میں ووٹ پر جا رہا ہوں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن، پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): آپ میری بات سنیں کیونکہ اس میں میرا نام ہے۔ آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ آپ کا نام ہے لیکن اب اس پر تمام ممبران نے بات تو نہیں کرنی ہے نا۔ جب منسٹر نے oppose کر دیا تو بات ختم ہو گئی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اچھا ٹھیک ہے۔ ایک منٹ سُن لیں۔ ہم پھر اس پر ووٹ کروا لیں گے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں سُن لیں۔ میں تمام ممبران کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ ایک منٹ میں لیڈر آف دی اپوزیشن اپنی بات کو مکمل کر لیں تاکہ اس کے بعد اس پر ووٹنگ کی جا سکے۔ شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن پلیز۔

---

[5] "Words expunged as ordered by the Chairman."

Senator Dr. Shahzad Waseem (Leader of the Opposition)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! مجھے ایک بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہم نے یہاں پر ایک الف لیلیٰ کی کہانی سنی، انہوں نے خود اس سے عوام کو اپنا اصلی چہرہ دکھا دیا، اپنی زبان سے دکھا دیا ہے۔ جناب! انہوں نے پہلا جملہ کیا بولا ہے؟انہوں نے پہلا جملہ یہ بولا ہے کہ آئین کے articles کیا ہیں، یہاں پر چھاپ دیں۔ ہمارا یہی رونا ہے کہ ان کے نزدیک آئین کے articles کی چھاپنے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے، آپ کل آئین کی برسی منائیں گے کہ سالگرہ منائیں گے۔ آپ مجھے بتائیں، اپنے اعمال دیکھیں، آپ نے اس سرزمین کو سرزمین بے آئین بنا دیا ہوا ہے اور آج آپ نے اپنے منہ سے خود مان لیا ہے کہ سوائے اس کی چھاپنے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جناب! یہ ان کا چہرہ ہے جو انہوں نے خود اپنی زبان سے عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ بات آٹے کی ہو رہی ہے، عوام کی عزت نفس کی بات ہو رہی، عوام کی محرومی کی بات ہو رہی ہے۔ انہوں نے لوگوں کی عزت نفس کو کھمبے پر ٹانگ دیا ہے اور لوگوں کو زندہ درگور کر دیا ہے، ابھی بھی شرم نہیں ہے کہ دفاع کر رہے ہیں۔ یہ اس ملکہ سے بھی آگے ہیں جو کہتی تھی کہ cake کھائیں، یہ کہتے ہیں کہ اب cake کھائیں۔ بات گھوم پھر کر funding پر آتی ہے اور bureaucratic زبان ہے، funds allocation میں ان سے پوچھتا ہوں اتنی بھاری بھر کم کابینہ ہے، اس کی گاڑیاں اور staff ہیں، اس کے لیے funds allocation راتوں رات ہو جاتی ہے۔ Elections کے لیے allocation نہیں ہو سکتی، عوام کے آٹے کے لیے allocation نہیں ہو سکتی، عوام کی روٹی کے لیے allocation نہیں ہو سکتی، آپ کی یہ ترجیحات ہیں، آپ نے جن کو خود بیان کیا۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! مجھے بات کر لینے دیں، انہوں نے اتنی لمبی غلط بیانی کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب! جنہوں نے move کیا ہے، انہوں نے بھی لمبی تقریر کی تھی۔ مجھے move کرنے دیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ دیکھیں کہ Leader of the Opposition کھڑے ہیں، میں اس لیے چپ ہوں۔ عبدالقادر صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ہر بات کا جواب دیا گیا کہ بے نظیر صاحبہ کا نام ہو گا تو بات آگے چلے گی، اگر آپ نے اپنی leader کی عزت کرنی ہے۔ ہم آپ کی leader کی عزت کرتے ہیں، مگر leader کی عزت اس کے اقوال پر کام کرنے سے ہوتی ہے، تصویریں لگانے اور نام چھاپنے سے نہیں ہوتی، آپ نے عزت کرنی ہے تو آپ اس پر عمل کرکے دکھائیں۔ جناب! یہاں سے تہمت لگی ہے، میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں، ان کو کس نے right دیا ہے، یہ کہیں کہ آپ نے speech[6][*****] کی ہے۔ جناب! اس کو حذف کریں، ان کو کس نے right دیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی حذف کر دیا۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! یہی تو رونا ہے، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ یہ ان کا mind set ہے، یہ اپنی عدالتیں لگاتے ہیں، یہ اپنے فیصلے سناتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے اور یہ غلط ہے۔ یہی Supreme Court میں کر رہے ہیں، یہی عوام کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جناب! یہ اقتدار میں اندھے ہو چکے ہیں اور یہ اس وقت بالکل بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ اس resolution میں ایک simple سی بات ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب حزب اختلاف بات کر رہے ہیں، آپ کیا بات کر رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں، آپ خود اپنے Opposition Leader کا احترام نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ دوست محمد خان تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! اس resolution میں ایک simple سی یہ بات کی گئی ہے کہ آج technology کا زمانہ ہے، ہم نے یہ کرکے دکھایا ہے۔ لوگوں کی چادریں مت کھینچیں، لوگوں کو مت زندہ درگور کریں، مت ان کی تصویریں بنائیں، مت توڑے ہاتھوں میں اٹھا کر photo session کریں، لوگوں کو روٹی نہیں مل رہی۔ جناب! میں یہ بھی بتا دوں کہ fraud کیا ہو رہا ہے، یہ fraud ہو رہا ہے کہ اس آٹے کی بوری کے اندر کیا ہے، اس کے اندر جو گندم ہے، وہ بھی انسانوں کے کھانے کے قابل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رمضان کا مہینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے، سب نے اپنی اپنی قبروں میں جانا ہے، اقتدار کے لیے اتنے جھوٹ مت بولیں کہ آپ انسانوں کی انسانیت کا یہاں پر قتل کرنا شروع کر دیں۔ جناب! کوئی funding کا

[6] "Words expunged as ordered by the Chairman."

مسئلہ نہیں ہے جب عوام کو روٹی دینی ہو، کوئی fundingکا مسئلہ نہیں ہے جب آئین کہتا ہو کہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین: جناب حزب اختلاف صاحب، اگر چیئر کا احترام ہے تو آپ ہمارا بھی احترام کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آخری بات یہ ہے کہ کل اس حکومت کا ایک سال پورا ہوا، ایک سیاہ سال، ایک تاریک دور مکمل ہوا اور اس کے ایک سال میں یہ کئی دہائیاں ملک کو پیچھے لے کر گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج قوم کو ان کا چہرہ نظر آگیا ہے۔ میں ,mediaساری قوم اور سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، اس resolutionمیں عوام کو آٹا دینے کی بات کی گئی ہے، یہ اس کی مخالفت کریں گے اور عوام اس کا فیصلہ کریں گے۔ یہ قوم کو آٹا دینے کی مخالفت کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر عبدالقادر صاحب تشریف رکھیں، پوری بات سنیں۔ آپ نے بول لیا ہے تو ان کی بات سن لیں، براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

Yes, honourable Minister for Poverty Alleviation.

محترمہ شازیہ مری: مجھے لگا تھا کہ Leader of the Opposition کا agenda لمبا تھا، اگر resolutionپر بات کرتے تو میں بھی کوشش کرتی، meritکیا ہے وہ تو وہ بیان نہیں کرسکے کہ اس resolution کو کیوں pass کیا جائے، انہوں نے electionsکی بات کی، انہوں نے اپنے دیگر مسائل بتائے۔ میں ان کو اور ایوان کے recordکے لیے بتادوں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا جو legal نام ہے۔ ان کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے نام سے اتنی تکلیف تھی کہ انہوں نے 77 million روپے خرچ کرکے PTIکے جھنڈے کے cards چھپوائے تاکہ بی بی شہید کا cardہی نہ رہے۔ اتنی گری ہوئی حرکتیں کریں گے تو میں آکر بتاؤں گی اور آج مجھے مجبوراً بتانا پڑ رہا ہے ورنہ میں نہ بتاتی۔

Mr. Chairman: Now I put the resolution before the House.

(The resolution was rejected)

Mr. Chairman: Resolution is rejected.

سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب نے ایک move resolution کرنی ہے، جی motion dispense کرنے کا move کریں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر حزب اختلاف walk out کر گئی)

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب! براہ مہربانی جلدی move کریں۔ Order in the House please. جی آپ move کریں۔

Motion under Rule 263 moved by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding dispensation of Rules

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I wish to move under 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in Senate 2012 that the requirements of rules 29 and 30 of said rules be dispensed with in order to enable the House to consider a resolution regarding spirit of Article 280 and 224 and resolving that general elections be held together across the country.

Mr. Chairman: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is unanimously carried. Now, I request to the honourable Senator Muhammad Tahir Bizinjo to please move the resolution.

Resolution moved by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding holding of General Elections to the National Assembly and all Provincial Assemblies together for strengthening the federation

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Senators Shafique Tareen, Manzoor Kakar, Molana Abdul Ghafoor Haideri, Hidayat Ullah Khan, Bahramand Khan Tangi, Taj Haider, Faisal

Sabzwari, Rana Maqbool Ahmad, Muhammad Qasim and Dilawar Khan move the following resolution:-

The House firmly believes that political stability is immanent for economic stability. This House is of the opinion that, according to the spirit of Article 218, the general elections to all the assemblies must be held simultaneously on time under neutral caretaker set ups under Article 224 with a view to bring true political and economic stability to the country.

Holding separate elections in Punjab, the largest federating unit having more than 50 per cent National Assembly seats, will inevitably influence the outcome of the general elections to the National Assembly seat in Punjab. As such it will trample upon the smaller provinces role in the Federation.

This House therefore resolves that General Elections to the National Assembly and all Provincial Assemblies be held together for strengthening the Federation.

جناب چیئرمین، میں صرف ایک منٹ اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں جناب اگر ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنے سے، الزامات در الزامات کی سیاست سے، آڈیوز اور ویڈیوز کا کھیل کھیلنے سے، حتیٰ کہ عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے سے سیاسی اور آئینی مسائل حل ہونے ہوتے توکب کے حل ہو چکے ہوتے۔ یہ سیاسی leadership کی ذمہ داری ہے، I would say کہ تمام stakeholders کی ذمہ داری ہے کہ وہ بالغ نظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اختلافی معاملات کو حل کرنے کے لیے باہمی گفت وشنید کا راستہ اختیار کریں اور باہمی مشاورت سے ہی جتنی بھی جلدی ہوسکے الیکشن کی تاریخ کا اعلان کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The resolution was passed unanimously)

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب نے بھی مخالفت نہیں کی۔ آپ نے "No" نہیں کہا، بات ختم ہو گئی۔ اب کیا بات کرنا چاہتے ہیں، جی بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! ایک تو یہ ہے کہ جب قرارداد آتی ہے تو کم از کم اراکین کا یہ استحقاق ہے کہ ان کے ساتھ اس کے contents share کیے جائیں۔ یہ قرارداد جو آپ نے یہاں پیش کی ہے اس کے کوئی contents ہمارے ساتھ share نہیں کیے گئے، ہمیں کوئی resolution نہیں دکھائی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی قرارداد جو میرے سامنے ہی نہیں ہے، جس کے مندرجات کا مجھے علم ہی نہیں ہے تو اس کے بارے میں آپ کیسے مجھ سے رائے لے سکتے ہیں---

جناب چیئرمین: جب ایوان میں پڑھا گیا تب اور جب rules dispense کیے گئے اس وقت؟ مشتاق صاحب ابھی آپ اس پر بحث نہ کریں، ابھی براہ مہربانی آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ معاملات حل کرنا چاہتے ہیں تو ایسے معاملات حل نہیں ہو سکتے ہیں۔ گزشتہ دنوں پیپلز پارٹی کی Central Executive Committee کا اجلاس ہوا ہے، اس اجلاس میں پیپلز پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے، ان کا جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے اس میں انہوں نے یہ بات کی ہے کہ ایک تو الیکشن وقت پر ہوں اور دوسرا یہ کہ پورے پاکستان کے الیکشنز ایک وقت پر ہوں۔ آج آپ آدھی بات کر رہے ہیں، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب کا الیکشن نہ ہو لیکن ساتھ آپ یہ نہیں کہہ رہے کہ آئین میں جو دیا گیا وقت ہے اس کے اندر الیکشن ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے اور پیپلز پارٹی جو کہ اتحادی جماعت ہے اس کا مشترکہ اعلامیہ بھی نہیں ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین واپس ایوان میں تشریف لائے)

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! اس لیے میرا موقف یہ ہے کہ پاکستان میں الیکشن ایک وقت پر ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آئین میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آپ الیکشن میں تاخیر کریں، اس لیے اس قرارداد میں یہ شامل ہونا چاہیے کہ آپ وفاقی حکومت اور باقی دو صوبوں کی حکومتوں کو بھی ختم کریں۔ آپ مذاکرات کریں۔ Political stakeholders مذاکرات کریں اور جلد از جلد الیکشن کی تاریخ کی طرف جائیں۔ یہ نہیں ہو کہ پنجاب میں تو الیکشن نہ

ہوں اور باقی پاکستان کے اندر جیسا کہ آئین نے آپ کو کہا ہے کہ الیکشن ہو گا، آپ اس Constitutional time کو violate کریں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط اور ultra-constitutional ہے، میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ دستور کے تحت جلد از جلد پاکستان میں الیکشن ہونا چاہیے، باقی اسمبلیوں کو بھی توڑ دینا چاہیے اور اس مقصد کے لیے حکومت، اپوزیشن اور تمام stakeholders کو مذاکرات کرنے چاہییں۔

Mr. Chairman: Thank you. Order No.19. Now I take up Order No.19, Senator Taj Haider, please move the motion please.

Motion under Rule 218 moved by Senator Taj Haider regarding the delay in construction of second transmission line and Islamkot-Chor Railway line in Thar

Senator Taj Haider: I, Senator Taj Haider, move that this House may discuss failure to tap into true potential of Thar Coal, inordinate delay in construction of second transmission line and Islamkot-Chor Railway line that has left national grid deprived of affordable electricity and many coal power plants reliant on expensive imported coal.

جناب چیئرمین: جی تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! ہم جس علاقے کے ترقیاتی potential کا آج ذکر کر رہے ہیں، میں ایوان کو یاد دلاؤں گا کہ یہ وہ علاقہ ہے جو 1971 کی جنگ میں دشمن کے قبضے میں چلا گیا تھا اور یہی وہ علاقہ ہے جسے شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی بے نظیر سیاسی حکمت عملی اور اپنے عزم سے دشمن کے قبضے سے واپس لیا اور آج یہ علاقہ ترقی کے نئے دروازے کھول رہا ہے۔

جناب عالی! Dictatorships آئیں، انہوں نے کہا نہیں اس علاقے کو ترقی نہ دی جائے کیونکہ یہ صحرا ہماری ایک defence line ہے، حالانکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ وہ defence line نہیں تھا کیونکہ 1971 کی جنگ میں وہ علاقہ دشمن کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ پھر ایک دور آیا اور

وہاں پر coal نکلا اور coal کے منصوبوں کو آگے بڑھایا گیا لیکن علاقہ اسی طرح سے پسماندہ رہا۔ اس پسماندگی کی انتہا 2014 میں ہوئی جب وہاں خشک سالی کے باعث قحط پڑا۔ 8 مارچ، 2016 کو حکومت سندھ نے مجھے حکم دیا کہ جا کر وہاں کے معاملات کو دیکھا جائے۔ ہم دو سال تک گندم مفت تقسیم کرتے رہے۔ 16 لاکھ کی آبادی میں، 13 لاکھ کی آبادی کو گندم تقسیم کی گئی اور میں سینیٹر جام مہتاب صاحب کو مبارک باد دوں گا کیونکہ وہ وزیر خوراک تھے اور جو فصل تھی اس میں ایک ماہ کی تاخیر ہو گئی تھی لیکن پھر بھی سندھ کے کسی کونے میں اگر گندم کی پانچ سو بوریاں تھیں تو جام مہتاب صاحب نے supply line کو جاری رکھا اور ہم نے وہ وہاں تقسیم کیں اور دو سال تک یہ تقسیم ہوتی رہیں۔

جناب عالیٰ! ساتھ ہی ساتھ ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے جس میں اہم ترین تھر کول منصوبہ تھا اور تھر کول منصوبے کے اندر ہم نے ایک نیا ترقیاتی ماڈل متعارف کروایا اور وہ ترقیاتی ماڈل یہ تھا کہ جو ملک کی natural and human resources ہیں ان کو ہم ترقی دیں، انہیں mobilize کریں اور اس سے ہم ملک کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

جناب عالیٰ، یہ وہ ماڈل نہیں ہے کہ ہم loan لیں اور import کرتے رہیں یا ہم اپنی افرادی قوت کو ملک سے باہر بھیجتے رہیں اور اس بات پر اپنے آپ کو شاباش دیتے رہیں کہ باہر سے زرمبادلہ آئے گا بلکہ یہ وہ ماڈل ہے کہ ہم ملک کی natural resources کو ترقی دے کر زرمبادلہ بچائیں، ملک کی صنعت کو ترقی دیں اور اتنا surplus پیدا کریں کہ ہم export کرکے زرمبادلہ کما سکیں۔ آج ہم پانچ بلین، چھ بلین، سات بلین زرمبادلہ کی بات کرتے ہیں، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ویت نام جنگ سے تباہ ہو گیا، آج اس کے reserves 350 billions ہیں۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم export پر 25 اور 30 بلین کی بات کر رہے ہیں، ویت نام جو موبائل فون بنا رہا ہے اس کی 70 بلین ڈالر کی export ہے اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ایک ترقیاتی model ہے کہ ہم اپنی افرادی قوت اور natural resources کو ترجیح دیں اور ہم نے Thar میں یہ یہی کیا ہے۔

جناب! آج وہاں پر Biosaline agriculture ہو رہا ہے اور شعبہ زراعت سے تعلق رکھنے والے بہت سے سینیٹرز یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ملک میں کپاس کی پیداوار بہت بری

طرح متاثر ہوئی ہے اور یہ متاثر ہوتی رہے گی کیونکہ cotton growing areasمیں humidityبڑھ گئی ہے۔ تھر میں نمکین پانی سے ہم فصل کاشت کر رہے ہیں، 35 من فی ایکڑ کپاس کی پیداوار پچھلے سال کی ہے اور اس سال بھی نئی فصل لگا رہے ہیں۔ ہم وہاں گندم پیدا کر رہے ہیں، ہم22 غذائی اجناسBiosaline agriculture کے ذریعے پیدا کر رہے ہیں۔ جہاں تک بجلی کا تعلق ہے، مجھے March 8th کو جب وہاں بھیجا گیا تھا تو میں نے اپنی leadershipسے یہ یہی کہا تھا if we can turn around Thar we can turn around the entire Pakistan.

جناب چیئرمین! Thar has turned around,Thar کے اندر اس وقت2640 megawatt بجلی کی پیداوار ہو رہی ہے اور Thar میں جو modelتھا کہ public sectorمیں ہم نےThar coal mines equity 54%میں contributeکی تھی اور جب حکومت آگے بڑھی تو پھرPrivate sector نے بھی partnershipکی،public private partnership ہوئی۔ ہم کہتے ہیں کہ ملک میں foreign investments آئیں گی تو اسی سے ابتدا ہو گی، جی نہیں! ہم نے خود initiativeلیااور آج 8بڑے بجلی کے منصوبے تھر میں ہیں اور اگلے سال تک ان شاءاللہ 4500 megawatt بجلی کی پیداوار صرف تھر سے ہو گی۔

جہاں تک cropsکا تعلق ہے جو پہلا منصوبہ تھا جس کو engro manageکر رہی ہے اس میں ہماری cost of production آ رہی تھی 4.37 rupees per unit.جس کا وزیر اعظم شہباز شریف افتتاح کر کے آئے ہیں وہاں ہماری cost of generation 3 rupees per unitہے۔ترقی کے راستے میں رکاوٹیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں، وسائل کی کمی ہے۔اس وقت وہاں جو2640 megawatt generationہو رہی ہے اس کے لیے transmission line capacityصرف 1800 megawatt ہے اور اسی لیے ہمیں بار بار اپنی unitsبند کرنی پڑتی ہیں اور ان کو بند کرکے پھر سے چلانے کے لیے ہمارا جو estimate of lossہے وہ 80 billion yearly ہے۔ دوسری transmission line نے last Augustمیں complete ہونا تھا اور ابھی ہمیں

30th April کی date دی گئی ہے لیکن تب بھی ہمیں یہ مکمل ہوتی نظر نہیں آرہی۔ Pipeline موجود ہیں صرف lines spring کرنی ہیں اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ مکمل ہو بھی جاتی ہے تو جب اگلے سال ہم 4500 megawatt پیداوار کر رہے ہوں گے پھر یہ رکاوٹ آئے گی۔ بجلی ہم بنا رہے ہیں اور سستی بجلی بنا رہے ہیں لیکن اس کو ہم باقی ملک تک نہیں پہنچا سکتے۔

جناب چیئر مین! Railway line کا مسئلہ ہے 27 dollar فی ٹن کوئلے کی cost of production آ رہی ہے۔ میں دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا محترم وزیر اعظم صاحب کا کہ اتنی مختصر مدت میں وہ تین دفعہ تھر تشریف لے کر گئے ہیں، انہوں نے وہاں کا potential دیکھا ہے اور پہلی دفعہ جب وہ تشریف لائے تو انہوں نے کہا ہم 23rd March تک Railway line بنادیں گے تاکہ ملک جو کوئلہ 400 dollar per ton کے حساب سے import کر رہا ہے وہ 27 dollar per ton پر جو produce ہو رہا ہے اس سے فائدہ اٹھا سکے اور سستی بجلی پیدا کر سکے۔ وسائل کی کمی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وزیر اعظم صاحب committed ہیں اور وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ پورے ملک میں تھر کی وجہ سے کتنی تبدیلی آسکتی ہے۔

جب میں نے کہا تھا if we can turn Thar around we can turn Pakistan around اس کے بعد ایک نعرہ تشکیل دیا گیا کہ تھر بدلے گا پاکستان۔ وزیر اعظم اس بات کو سمجھتے ہیں لیکن وسائل کی کمی ہے، وسائل کے معاملے میں ہماری ترجیحات غلط تھیں۔ ہم 35 ارب روپے لگا رہے ہیں جعلی مردم شماری پر، ہم سمجھاتے رہے کہ یہ طریقہ غلط ہے۔ 2017 میں جو پہلی غلطی تھی اس کو دوبارہ repeat کر رہے ہیں۔ 1st August کو meeting ہوئی اس میں سمجھایا۔ سندھ کی حکمران جماعت کے four senior Senators نے resolution پیش کی اور اس کے اندر ہم نے حل بھی دیا کہ کس طریقے سے آپ پیسے بچا سکتے ہیں اور صحیح figures لا سکتے ہیں۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ اس resolution کی انگریزی بہت مشکل ہے، جب انگریزی آسان کر دی گئی تو پھر اس کو defer کر دیا گیا، defer کرنے کے بعد پھر جب ہم نے کہا تو Committee میں بھیج دیا گیا اور اب Committee کو کمرہ نہیں مل رہا۔ اگر ترجیحات کو ہم ٹھیک کر لیں، ہم وقت سے پہلے Assemblies نہ توڑیں اور 21

billionنہ پھینکیں پھر ہم بہت سے معاملات کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ Railway lineپر صرف 32 billion.

میں اپنی گفتگو کا اختتام کروں گا ان لوگوں کو سلام پیش کرکے، ان مزدوروں کو جو Thar coalکے لیے کام کر رہے ہیں، ان بچیوں کو جو 180 meter deep pit سے dumper loaderکے اندر 60-80 ton coal اوپر لے کر آتی ہیں۔ میں ان engineersکو سلام پیش کرتا ہوں جو یہ سب کچھ planکر رہے ہیں، ان بچیوں کو جو وہاں mining engineering کر رہی ہیں۔ میں ان scientistsکو سلام پیش کرتا ہوں جو Biosaline agriculture سے ملک کا مستقبل بدل رہے ہیں۔ ہم محنت کر رہے ہیں، پسینے بہا رہے ہیں اور لطیف گا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: میں سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب! ابھیmotionپر بات ہو رہی ہے میں اس کے بعد موقع دوں گا۔انہیں بات تو ختم کرنے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ان کو اپنی بات complete کرنے دیں۔ تشریف رکھیں۔ بات کے درمیان میں تو نہ بولیں۔ .Leader of Opposition please

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ بات کریں تاج صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر تاج حیدر: بینظیر بھٹو شہید صاحبہ کا نام نہیں لیتے ہیں یہ لطیف کا نام بھی نہیں لیتے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ان کو پہلے اپنی بات complete کرنے دیں، Motion کو completeکرنے دیں، میں آپ کو پھر موقع دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب ان کو اپنی بات complete کرنے دیں، وہ mover ہیں۔ڈاکٹر صاحب آپ Opposition Leader ہیں تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب ان کو بات تو complete کرنے دیں۔ میری گزارش ہے۔ تاج حیدر صاحب آپ بات complete کریں۔ وہ بات کر رہے ہیں floorان کے پاس ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تاج صاحب آپ بات complete کریں۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! یہاں شہید بینظیر بھٹو کا نام لینے پر اتنا شور کیا گیا۔ میں صرف ایک نغمہ محبت۔۔۔شاہ عبداللطیف بھٹائی کا شعر سنانا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! آپ motion move ہونے دیں۔

سینیٹر تاج حیدر: شاہ عبداللطیف بھٹائی سے کس بات کی نفرت ہے؟ میں شعر کو دوبارہ repeat کروں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Honourable Minister for Power.

<u>Mr. Khurram Dastgir Khan, Minister for Power</u>

جناب خرم دستگیر خان (وفاقی وزیر برائے بجلی) جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور سینیٹر تاج حیدر کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تھر کا معاملہ اس معزز ایوان کے سامنے رکھا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب خرم دستگیر خان: جناب چیئرمین! تھر پاکستان کا مستقبل ہے اور ہم نے بہت عرصے سے کہانیاں سنی تھیں کہ تھر میں اتنا کوئلہ ہے اور اتنا کوئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص کرم سے وزیراعظم نواز شریف اور سابق صدر آف پاکستان آصف زرداری نے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کا جو تعاون ہے اس کا مظہر بنتے ہوئے پہلے تھر میں بجلی بنانے کے projectکا سنگ بنیاد

2014 میں رکھا۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ دوسرے project کا سنگ بنیاد فروری 2015 میں رکھا گیا۔ تیسرے project کا سنگ بنیاد اگست 2015 میں رکھا گیا۔ اس کے بعد 2 اگست 2016 کو دو مزید projects کے سنگ بنیاد رکھے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھر کے جتنے بھی منصوبے آج پاکستان کو بجلی فراہم کر رہے ہیں یہ مسلم لیگ (ن) کی وفاقی حکومت اور پیپلز پارٹی کی جو سندھ حکومت تھی اس کے تعاون کا مظہر ہے۔ یہ اس وقت کے آغاز کیے ہوئے منصوبے تھے جن کو 2018 اور 2022 کے دوران جو ایک ترقی دشمن اور غریب دشمن حکومت یہاں موجود تھی انہوں نے مکمل نہیں ہونے دیا۔ آج یہ اس ایوان کے لیے ایک خوش خبری ہے اور ایک اچھی خبر ہے کہ یہ پانچ کے پانچ منصوبے جن میں سے چار تاخیر کا شکار ہوئے وہ چار پچھلے 11 ماہ میں مکمل ہو کر پاکستان کو پاکستان کے اپنے کوئلے سے بنی ہوئی بجلی فراہم کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ وزیر اعظم شہباز شریف کی جو multiparty PDM Government ہے ان سب نے مل کر کوشش کی ہے کہ یہ تمام منصوبے جو مجرمانہ تاخیر کے شکار ہوئے۔ پچھلی حکومت کی بے توجہی کے شکار ہوئے وہ ہم نے مکمل کر دیے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور اس حکومت کی مکمل محنت سے تھر کا کوئی منصوبہ التوا میں نہیں ہے۔ ہم 3300 megawatts بجلی تھر سے پیدا کر رہے ہیں۔ اس میں سے 2640 megawatts بجلی تھر کے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور ایک پلانٹ جو کراچی میں موجود ہے لیکن وہ بھی تھر کول سے چلتا ہے تو لہٰذا 3300 megawatts بجلی تھر produce کر رہا ہے۔ اس میں اب کوئی delay نہیں ہے۔ جو سینیٹر صاحب نے point out کیا کہ transmission line میں delay ہے تو وہاں پر بھی جو پچھلی ترقی دشمن اور غریب دشمن حکومت تھی اس کی طرف سے ایک مجرمانہ تاخیر اور مجرمانہ neglect کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے میں اس ایوان کو آج رپورٹ پیش کر سکتا ہوں کہ جو دوسری transmission line کا ذکر سینیٹر صاحب نے اپنے motion میں کیا ہے وہ آج کی تاریخ تک 88% مکمل ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ اگلے چار ہفتے میں ہم باقی بھی مکمل کر کے موسم گرما میں جو بجلی کی کمی ہے ہم تھر سے ایک ایک megawatt بجلی evacuate کریں گے۔ پاکستان کا جو energy mix ہے اس کے اندر اپنے کوئلے سے بنی ہوئی اپنی سستی بجلی ان شاء اللہ شامل کریں گے۔ ہمارا مشن ہی اس مٹی کی ترقی ہے۔ یہ جو ماڈل بنا ہے جس میں وفاقی حکومت اور سندھ حکومت

اکٹھے مل کر یہ projects بناتے ہیں اور اس میں private sector کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی کامیاب project ہے اور پورے ملک کے لیے مثال بن رہی ہے۔ اگر حکومتیں focus کرکے تعاون کے ساتھ کام کریں تو وہ علاقہ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے تک پاکستان میں غربت اور پسماندگی کی علامت تھا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے پاکستان کا مستقبل بنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔

Mr. Chairman: The motion has been talked out.

تشریف رکھیں، اذان ہو رہی ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سُنائی دی)

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے resolution پر "no" کیا ہے تو ان کی طرف سے "no" ہے۔ شکریہ مشتاق صاحب! Correct ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب! میری بات سن لیں۔ اس طرح نہ کیا کریں۔ آپ بالکل لڑنے پر آ رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ آپ کو موقع کیوں نہیں دوں گا۔ میں نے اس وقت motion پر بھی آپ سے یہی عرض کی۔ آپ جب بھی کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں آپ کا احترام ہے ہم آپ کو موقع دیتے ہیں لیکن اس طرح تو ڈاکٹر صاحب نہیں ہوتا کہ آپ سارے لوگوں کے ساتھ مل کر لڑنا شروع کر دیں۔ آپ تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ نے اسی motion پر یا جس motion پر بات کرنی ہے آپ کریں، آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اس وقت ایک معزز رکن اپنی motion پر بات کر رہا ہے اس کے دوران آپ کہہ رہے کہ مجھے وقت دے دیں۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب! پہلے میری بات تو سن لیں۔ فیصل صاحب! تشریف رکھیں۔ اب آپ تو Opposition Leader نہیں ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ بہت معزز رکن ہیں۔ میرے لیے قابل احترام ہیں لیکن ایک بات سمجھنے کی کوشش کریں کہ جب Chair کہے کہ تشریف رکھیں تو آپ مہربانی کرکے اس کے احترام کا خیال رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو خود موقع دوں گا۔ ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں۔ Order No. 20, مشاہد صاحب! وہ کہتے ہیں کہ defer کر دیں۔ آج منسٹر نہیں ہیں۔ بعد میں لے لیں گے۔ ٹھیک ہے۔ ثانیہ نشتر صاحبہ والا ہے وہ بھی کہہ رہے

ہیں کہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اگر اس کو بھی اگلے ہفتے لے لیں تو بہتر ہے۔ بہرہ مند تنگی صاحب! منسٹر صاحب نے گزارش کی ہے کہ میں خود آکر جواب دینا چاہتا ہوں۔ اس لیے اس کو بھی defer کر دیتے ہیں۔ شکریہ۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب! آپ نے اپنا motion پیش کرنا ہے۔ منسٹر صاحب تو آگئے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جی، بالکل میں نے پیش کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے Opposition Leader Sahib بات کرنا چاہتے ہیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی،

Opposition Leader Sahib.

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آج جو اس فلور پر[7] [****] مارا گیا ہے اس کی مثال پارلیمانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین: expunge xxx ہو گیا۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آج یہاں پر ایک چوری کی گئی ہے۔ ایک قرارداد یہاں پر پاس کی گئی۔ ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ پوری اپوزیشن سراپا احتجاج ہے، ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ پوری قوم کدھر کھڑی ہے اور آج جب ہم نے ایک ٹوکن واک آوٹ کیا تو پلک جھپکتے ہی آپ نے ہر چیز کو standstill کیا اور ایک سانس میں یہاں سے ایک resolution پاس کر دی گئی۔ میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف سینیٹ میں اپوزیشن بلکہ پاکستان بھر کی عوام سپریم کورٹ کے فیصلے کے ساتھ کھڑی ہے، آئین کی بالادستی کے لیے کھڑے ہیں۔ پنجاب حکومت کا الیکشن جو سپریم کورٹ نے آئین کے مطابق ڈیڈ لائن دی ہوئی ہے اس کے مطابق ان شاء اللہ ہو کر رہے گا، ان کو کروانا پڑے گا۔ یہ الیکشن سے بھاگ رہے ہیں اور ایسی ایسی بھونڈی مثال قائم کر رہے ہیں کہ اس سے بھونڈی مثال آج کوئی ہو گی؟ جس طریقے سے ایک قرارداد کو slip کرنے کی کوشش کی، یہ سمجھتے ہیں کہ کیا یہ جو چیزیں ہیں اس طریقے سے legitimate ہو جائیں گی؟ یہ غلط ہے، یہ غیر قانونی ہے، یہ غیر پارلیمانی ہے، یہ غیر اخلاقی ہے اور یہ ان کی اس ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ کس طرح موقع دیکھ

[7] "Words expunged as ordered by the Chairman."

کر واردات لگاتے ہیں۔ یہ واردات لگی ہے سینیٹ میں۔ یہ resolution پاس نہیں ہوئی یہ واردات لگی ہے اور پوچھیں اس سینیٹ کے ہال سے کہ یہ ہال کیا کہتا ہے؟ سینیٹ کا ہال کہتا ہے کہ پاکستان نے آئین کے تحت چلنا ہے ان کی خواہشات کے تحت نہیں چلنا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ملک نہیں شاید کوئی پلاٹ ہے جس پر ان کا قبضہ ہوا ہے اور جو یہ چاہیں گے وہ یہ کریں گے۔ یہ 22 کروڑ عوام کا ملک ہے اس نے آئین کے تحت چلنا ہے عوامی خواہشات کے تحت چلنا ہے۔

جناب والا! میں اس floor of the House پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ آف پاکستان میں حزب اختلاف کے ارکان اور میں سمجھتا ہوں کہ دوسری طرف سے بھی کچھ ارکان ضرور ہوں گے، جن میں تھوڑی بہت آئین کی حرمت کی تھوڑی بہت رمق باقی رہی ہو۔ ہم اس resolution کو مسترد کرتے ہیں، ہم اس قسم کی resolution کی کوشش کو بھی مسترد کرتے ہیں جو کہ چوری کے ساتھ slip کیا جائے ہاؤس کے اندر اور جناب والا! ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق اور آئین کے دیے گئے طریقے کے مطابق پنجاب اسمبلی کا الیکشن 14 مئی کی تاریخ کو ان شاء اللہ ہوگا اور ہم اس حکومت کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نہ صرف توہین عدالت پر لگے ہوئے ہیں، آپ ہر روز ایک آئین کی شق کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کیا کیا ہے آپ نے ان کا جو پہلے قراردادیں پاس کیں؟ جو پہلے قراردادیں پاس کیں اس میں بھی انہوں نے Article 68 کی دھجیاں اکھیڑ دیں۔ میں اس لیے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ تو Bills bulldoze کرتے رہتے ہیں۔ ابھی جیب سے ایک بل نکالیں گے اور کہیں گے .ayes, ayes, ayes لگتا ہے تکلیف میں ہیں۔ یہ ayes بھی اس طرح کرتے ہیں جیسے تکلیف میں ہوں۔

جناب والا! انہوں نے کسی ادارے کو اس وقت کسی قابل نہیں چھوڑا اور پارلیمنٹ کا تو انہوں نے بیڑہ غرق کرکے رکھ دیا ہے۔ عدلیہ پر حملہ کیا اور عدلیہ کی اینٹ سے اینٹ انہوں نے بجا دی ہے۔ اب یہ پارلیمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے ہیں۔ اس ادھوری اسمبلی سے جس طریقے سے جو قراردادیں پاس کروا رہے ہیں آج جس بھونڈے طریقے سے چوری چھپے جو قرارداد slip in کی۔ ٹوکن واک آؤٹ ایک جمہوری طریقہ ہوتا ہے جب انہوں نے عوام کے آٹے پر ڈاکہ ڈالا تو ہم نے اس پر احتجاج کیا اور ہم ٹوکن واک آؤٹ پر گئے اور کسی کے بلائے بغیر ہم واپس بھی آئے۔ اس دوران، انہوں نے hardly چند seconds کے اندر resolution بھی پاس کر دی۔ یہ طریقہ ہے

پارلیمنٹ چلانے کا؟ یہ طریقہ ہے سینیٹ کا؟ یہ وقار ہے اس سینیٹ کا؟ یہ وقار ہے اس ہاؤس کا؟ یہ وقار ہے ان ممبران کا کہ آپ ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپتے ہیں؟ آپ نے آج اپوزیشن کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے اور پورے پاکستان کی آواز پر چھرا گھونپا ہے، پہلے آپ نے اپنا mindset بتایا ہے کہ آپ ان کی روٹی روزی کا کیا کرتے ہیں۔ جناب والا ! یہ resolution دوبارہ پیش کریں، یہ اگر جیتتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: وہ resolution پاس ہو چکی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: اس resolution کی اس کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ کوئی اوقات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ وہ بات دوبارہ نہ کریں جو آپ نے پہلے آئین کے اوپر کی تھی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میں آئین کی بات نہیں کر رہا۔ یہ resolution پاس کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے انہوں نے یہاں پر bulldozing شروع کی ہوئی ہے، یہ ظلم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں سینیٹر صاحبان آپ کے اپوزیشن لیڈر صاحب کھڑے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: دوبارہ اس کو ہاؤس میں پیش کریں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر ان میں اتنی اخلاقی جرات ہے اور اگر یہ اپوزیشن کا سامنا کر سکتے ہیں، اگر یہ پاکستان کی عوام کا سامنا کر سکتے ہیں تو لائیں resolution میں ان کو چیلنج کرتا ہوں، پھر ان کو پتا چلے گا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی مت کریں چوریاں، مت کریں ڈاکے، آپ منہ ادھر کرتے ہیں، یہ آپ کی جیب میں ہاتھ ڈال لیتے ہیں، ہم اس resolution کو مسترد کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی آپ نے کہہ دیا بات ختم ہو گئی ہے۔ معزز وزیر قانون۔

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون وانصاف): جناب والا ! ابھی میں بہت ادب سے آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف سے یہ عرض کروں گا کہ جو تھوڑے بہت پارلیمانی امور میں آداب رہ گئے ہیں، کم از کم انہی کا خیال کر لیں۔

جناب چیئرمین: تھوڑا حوصلہ رکھیں سن لیں، میری عرض ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: انہوں نے ابھی پھر بائیکاٹ کر جانا ہے، میں عرض کرتا ہوں جس دن Supreme Court Practice and Procedure Act پاس ہوا تھا، بل پاس ہوا ساٹھ ووٹوں کے مقابلے میں انیس ووٹ تھے اور یہ اس دن بھی بائیکاٹ کر گئے تھے۔ انہوں نے تو جو وکلاء کا مطالبہ تھا، 260000 وکلاء کی ویلفیئر کے بل پر بھی انہوں نے بائیکاٹ کیا اور انہوں نے کاپیاں پھاڑ کر پھینکیں۔ انہیں بائیکاٹ کرنے کی عادت پڑ گئی ہے، یہ بات سنتے ہی نہیں ہیں اس لیے نہیں سنتے کہ یہ ساٹھ ووٹوں کے مقابلے میں انیس ووٹوں سے اس دن ہار چکے ہیں۔ آج اس ہاؤس میں بیٹھی پارلیمانی جماعتوں کے 09 سربراہان کی اجازت سے بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخوا کے سینیٹرز نے ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا کہ آئین کے Article 224 کی صحیح روح یہ ہے کہ نگران سیٹ اپ میں پورے ملک میں بیک وقت الیکشن ہوں۔ یہ بیٹھ کر بات نہیں کرتے انہیں صرف کاغذ پھاڑنے آتے ہیں اور ہوا میں اچھالنے آتے ہیں یہ تو اس جماعت کی پیروی کرنے والے ہیں جس کا چیئرمین کہتا ہے کہ میں نے ممبران سے پوچھ کر نہیں، میں نے وکلاء سے مشورہ کرکے صوبے کی اسمبلی توڑی تھی اور آج اس ملک میں الیکشن نہیں ہو رہے۔ کون سا آئین کہتا ہے کہ ایک شخص اجنبی وکلاء سے مشورہ کرکے اسمبلی توڑے گا۔ یہ چلے ہوئے کارتوس ہیں۔ میں ان سے عرض کروں گا کہ لڑائی کے دوران لڑنا چاہیے اور مکا وہی ہوتا ہے جو لڑائی کے دوران استعمال ہو۔ آپ پارلیمانی امور اور rules of procedure کی پابندی کریں یہ ہاؤس بھرا پڑا تھا اور کم از کم ساٹھ لوگوں کی موجودگی میں یہ resolution پاس ہوئی ہے۔ آپ اگر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد لابی میں جا کر بنائیں گے تو ایوان آپ کا پابند نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب۔ Order No.23۔

سینیٹر مشتاق احمد: بہت شکریہ۔ میں ایک مرتبہ پھر اپنا احتجاج ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جیسے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: motion move کریں۔ اس پر میرے رولنگ دینے کے بعد پھر کیا عرض کریں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جیسے قرارداد پیش ہوئی میں نے اٹھ کر کہا کہ مجھے۔۔۔

جناب چیئرمین: ایک ووٹ تھا باقی ساٹھ ممبران نے ان کے حق میں دیا۔ ڈاکٹر صاحب میری عرض سنیں۔ آپ لابی میں تشریف فرما تھے، لابی ہاؤس کا حصہ ہے، آپ وہاں سے آجاتے اگر سن رہے تھے۔ مشتاق صاحب اب براہ مہربانی motion move کریں اور ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ غلط بالکل نہیں ہوا ڈاکٹر صاحب procedure کے تحت ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ ادھر بیٹھے ہوئے تھے تشریف لے آتے۔ جی مشتاق صاحب۔

<u>Motion under Rule 218 moved by Senator Mushtaq Ahmed regarding the increase in human trafficking, domestic as well as international, especially of women and children</u>

سینیٹر مشتاق احمد: میں سینیٹر مشتاق احمد ایوان میں تحریک پیش کرتا ہوں آپ کی اجازت سے کہ یہ ایوان ملک اور بین الاقوامی سطح پر خصوصاً خواتین اور بچوں سے متعلق انسانی سمگلنگ میں بے انتہا اضافہ اور اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کو زیر بحث لائے۔

جناب والا! یہ کوئی ایک سال پہلے واقعہ ہوا تھا اس وقت میں آپ کے علم میں یہ لا چکا تھا، سرگودھا کے اندر یہ واقعہ ہوا تھا ملک کے اندر اور بیرون ملک۔ فروری 2022 میں سرگودھا میں ثوبیہ بتول نامی ایک بچی اغوا ہو گئی تھی۔ سرگودھا پولیس اس کی برآمدگی کی کارروائی کر رہی تھی اور سپریم کورٹ میں اس کا کیس زیر سماعت تھا۔ اس دوران پتا چلا کہ ثوبیہ بتول کی بازیابی کے دوران سرگودھا پولیس نے 151 لڑکیوں کو برآمد کیا۔ سرگودھا پولیس نے 200 صفحات کی ایک رپورٹ سپریم کورٹ میں جمع کروائی اور کہا کہ جب ہم ثوبیہ بتول کی برآمدگی کی کارروائی کر رہے تھے تو ہمیں 151 اغوا شدہ لڑکیاں صرف ضلع سرگودھا میں ملیں۔ میرے لیے یہ بات کہنی مشکل ہے، اس میں سے 21 لڑکیاں prostitution centre میں تھیں۔ یہ ایک بہت ہی اندوہناک واقعہ ہے۔ اس وقت یعنی سال پہلے بھی میں نے آپ سے رابطہ کیا کہ یہ human rights کی ایک بہت بڑی violation ہے، اس معاملے کو اس ایوان میں discuss ہونا چاہیے۔

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے منشیات و جرائم کے مطابق پاکستان میں ہر سال 3 لاکھ سے زائد افراد smuggle ہوتے ہیں جس میں زیادہ تعداد بچوں کی اور خواتین کی ہے۔ ان کو بھیک مانگنے، گھریلو بیگار یا گھریلو غلامی میں اور جنسی استحصال کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کہہ رہی ہے

کہ 3 لاکھ افراد پاکستان کے اندر سالانہ بچے اور خواتین بھیک مانگنے، گھریلو بیگار و غلامی اور جنسی استحصال کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا volume ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں آپ سے درخواست کروں گا، منسٹر صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ سرگودھا پولیس کی اس 200 صفحات کی رپورٹ جو انہوں نے سپریم کورٹ میں جمع کی تھی، وہ ایوان میں منگوائی جائے۔ سرگودھا کی 151 لڑکیاں جو برآمد ہوئی ہیں، انہیں ایک test case کے طور پر لیا جائے اور اقوام متحدہ جو کہہ رہی ہے کہ 3 لاکھ بچے اور خواتین کی smuggling اور کاروبار، خرید و فروخت ہوتی ہے، اس کی تحقیقات اس ایوان میں کی جائیں۔ یہ تو ملک کے اندر کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں آتا ہوں بیرونِ ملک۔ بیرون ملک smuggling دو قسم کی ہے۔ ایک smuggling رضاکارانہ ہوتی ہے جبکہ دوسری جبری ہوتی ہے۔ رضاکارانہ smuggling کہاں ہوتی ہے؟ ایران کے راستے لوگ یورپ سنہرے خوابوں کی تکمیل کے لیے جاتے ہیں۔ میں یہاں بتانا چاہوں گا کہ اس وقت کوئٹہ میں موسیٰ کالونی، اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو کوئٹہ میں جبل نور علاقہ اور کوئٹہ میں ہزار گنجی کا علاقہ اس انسانی smuggling کا مرکز ہے۔ اس وقت انسانی اسمگلر ایک بالغ شخص سے 10 ہزار ڈالرز جبکہ ایک بچے سے 5 ہزار ڈالرز لے کر انہیں ایران تک transport کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ پاکستان کے ایف۔آئی۔اے، پاکستان کی ایف۔سی، پاکستان کے کوسٹ گارڈ، پاکستان کی پولیس اور پاکستان کی سول انتظامیہ کے عین ناک کے نیچے ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! پاکستان بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ کے مطابق، یہ رپورٹ پاکستانی حکومت کی رپورٹ ہے، سال 2022 میں 822,399 افراد ورک پرمٹ پر بیرون ملک گئے۔ یہ لوگ قانونی طریقے سے ورک پرمٹ پر بیرون ملک گئے۔ صرف جنوری 2023 میں 59,799 افراد قانونی طور پر ورک پرمٹ پر ایک مہینے کے اندر بیرون ملک گئے۔ جو وزٹ ویزے یا باقی ویزوں پر جاتے ہیں اور وہاں slip ہو جاتے ہیں، ان کی تعداد اس سے دوگنا ہے۔ تیس سے لے کر پینتیس لاکھ پاکستانی ہر سال قانونی اور غیر قانونی طریقے سے پاکستان چھوڑ رہے ہیں اور پاکستان سے

یہ youth جارہی ہے۔ یہ لوگ اس طریقے سے human traffickers کے ہتھے چڑھتے ہیں۔

یہ جو اٹلی کے ساحل پر واقعہ ہوا جس میں 50 سے زیادہ افراد کی ہلاکتیں ہوئیں، یہ مختلف ممالک سے تھے اور پاکستانی بھی تھے۔ اس میں جہلم کے لوگ تھے، کھاریاں کے تھے، گوجر خان کے تھے، بھمبر، آزاد کشمیر کے تھے، پشاور، خیبر پختونخواکے بھی تھے جبکہ کوئٹہ، بلوچستان کے لوگ بھی تھے جو اٹلی کے ساحل پر کشتی میں ڈوب گئے۔ اس میں ایک خاتون، شاہدہ رضا بھی تھیں۔ یہ شاہدہ رضا کی تصویر ہے۔ شاہدہ رضا پاکستان کی واحد خاتون ہیں جو فٹ بال کی بھی کھلاڑی تھی اور ہاکی کی بھی کھلاڑی تھی۔ آپ شاہدہ رضا کی اس تصویر کو دیکھیں، پاکستانی یونیفارم میں تمغوں کے ساتھ ہے۔ اس کا ایک تین سال کا بچہ تھا جو بیمار تھا، special بچہ تھا۔ اس کی نوکری ختم ہو گئی۔ اس بچے کے لیے اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ یہ خاتون human traffickers کے ہاتھوں کشتی میں بیٹھ کر یورپ جارہی تھی تاکہ اپنے بچے کے علاج کے لیے پیسے کما سکے۔ فٹ بال کی کھلاڑی، ہاکی کی کھلاڑی، اس کے اعزازات آپ دیکھ لیں۔ اس کے سارے تمغے ریاستِ پاکستان کے منہ پر طمانچہ ہیں، اس پارلیمنٹ کے اوپر طمانچہ ہیں، اس جمہوریت کے چہرے پر طمانچہ ہے۔ یہ خاتون اپنے بچے کے علاج کے لیے باہر جارہی تھی۔

جناب چیئرمین: شکریہ مشتاق صاحب۔ گیارہ منٹ ہوگئے، time پورا ہوگیا ہے۔ بس مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، ایسے نہیں۔ جتنا بھی بڑا issue ہے، time کا اور باقی ہاؤس کا بھی خیال رکھنا ہے۔ گیارہ منٹ ہوگئے ہیں، please wind up کریں۔ اب آپ اس پر ایک گھنٹہ تو تقریر نہیں کر سکتے۔ مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین: جناب! یہ human rights کا issue ہے۔ آپ مجھے تین چار منٹ دیں، میں اپنی بات کو wind up کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! ایسا کیوں ہے کہ لوگ پاکستان سے جارہے ہیں؟ اس لیے ایسا ہے کہ پاکستان میں میرٹ نہیں ہے۔ پاکستان میں انصاف نہیں ہے۔ پاکستان میں مہنگائی ہے۔ پاکستان میں بے روزگاری ہے۔ پاکستان کے اندر ترقی کے مواقع نہیں ہیں۔

اس لیے لوگ ٹوٹی کشتیوں میں بحیرۂ روم کا سفر کرتے ہیں، پاکستان میں نہیں رہنا چاہتے، human traffickersکے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں، پاکستان میں نہیں رہنا چاہتے۔ وہ لوگ موت کا سامنا کرتے ہیں، پاکستان میں نہیں رہنا چاہتے اس لیے کہ ہماری اشرافیہ نے، ہماریruling elite نے اس پاکستان کو جہنم بنادیا ہے۔ اس کے اندر نہ پینے کے لیے صاف پانی ہے، نہ کھانے کے لیے خوراک ہے اور نہ رہنے کے لیے گھر اور چھت ہے۔ اس لیے لوگ موت کا سامنا کرتے ہیں اور پاکستان چھوڑتے ہیں۔

یہ جو لوگ کشتی میں شہید ہوگئے ہیں، اس کی ایف۔آئی۔آر میں حکومت کے خلاف کاٹتا ہوں۔ میں پاکستان کی حکومت کے خلاف اس کی ایف۔آئی۔آر کاٹتا ہوں۔ پاکستانی حکومت اس کی ذمہ دار ہے۔

جناب چیئرمین! ایک طرف یہ غربت ہے، دوسری طرف آپ دیکھیں کہ یہUNDP کی ایک رپورٹ ہے۔ یہ رپورٹ کیا کہتی ہے؟ یہ رپورٹ کہتی ہے کہ پاکستان کے اندر اشرافیہ 17.4 ارب ڈالرز سالانہ اپنی مراعات کے اندر consume کرتی ہے۔ یہ کون کرتا ہے؟ نمبر ایک، کارپوریٹ سیکٹر، ایک فیصد بزنس مین، 1.1 فیصد جاگیردار جو کہ 22 فیصد زرعی رقبے کے مالک ہیں اور .military elite یہ چار طبقے 17.4 ارب ڈالرز، 50% of the budget of Pakistan, concessionsکے ضمن میں لے رہے ہیں۔

میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ آپ ذرا اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر کی تنخواہ سن لیجیے۔ اس کو پچیس لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ جس میں دس فیصد سالانہ اضافہ ہوگا، دو گاڑیاں، furnished مکان، بارہ سو لٹر پٹرول، ڈرائیور، چار گھریلو ملازم، بجلی، گیس، پانی، جنریٹر کا ایندھن کا خرچہ مفت، بچوں کے اسکول کے 75 فیصد مفت ملتے ہیں۔ ایک طرف یہ ہے۔ یہ میرے سامنے SSGCLکے MD کی تنخواہ ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ اس MD کی کیا تنخواہ ہے؟ اس کی تنخواہ 68 لاکھ روپے ہے۔

جناب چیئرمین: جناب! یہ بات آپ ہاؤس میں کہہ چکے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ایک اشرافیہ ہے جو پورے ملک پر قابض ہے، وسائل پر قابض ہے۔ نوجوانوں کے لیے علاج نہیں ہے، روزگار نہیں ہے، خوراک نہیں ہے،

مکان نہیں ہے۔اس کی وجہ سے پاکستان سے لوگ جارہے ہیں۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجیں۔آپ اس حوالے سے initiative لیں۔ قوانین کے اندر سقم ہیں، ان قوانین کو ٹھیک کریں۔Law enforcement agenciesکے اندر کرپشن ہے، ایف۔آئی۔اے کرپٹ ہے، ان کو ٹھیک کرلیں۔اس کے ساتھ ساتھ ملک کے نوجوانوں کو hope دیں، اس ملک کے نوجوانوں کو امید دیں۔اشرافیہ کا جو قبضہ اور جکڑبندی ہے،اس کو پاکستان سے ختم کریں۔یہ ملک اشرافیہ کا نہیں ہے۔ پاکستان کے عوام اور نوجوانوں کا ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! بس کرتے ہیں یا نہیں۔ شکریہ۔ معزز وزیر مملکت برائے داخلہ۔

Mr. Abdul Rehman Khan Kanju, Minister of State for Interior

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو (وزیر مملکت برائے داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے جوmotion move کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے لیے یہ بہت تشویش طلب مسئلہ بنا ہوا ہے، صورت حال تقریباً ایسی ہی ہے جیسے سینیٹر صاحب نے فرمایا ہے۔ گزارش ہے کہ اس کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے۔پہلی چیز یہ ہے کہ internationally FIA نے UN protocols deal with collaboration of کرنا ہے،internal کو police نے دیکھنا ہے، تیسری چیز یہ ہے کہ international and local practices کو ختم کرنے کے لیے ہم کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ جناب والا! 2018 یہ قوانین بنائے گئے اور اس کے rules 2020 میں بنائے گئے،اس کے تحت divisional and district level پر کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں جنہیں متعلقہ Chief Secretaries خود monitor کرتے ہیں۔ ہماری جو internal ہیں، میں تین لاکھ کی figure سے disagree کروں گا،اسے دوبارہ check کرنے کی ضرورت ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ خواتین اور بچوں کی internal smuggling ہمارے لیے alarming بنی ہوئی ہے، ان rules and laws کے تحت ہم ان شاءاللہ ان کی مکمل پکڑ کررہے ہیں۔

جناب والا! جہاں تک FIA کا issue ہے، FIA international اداروں کے ساتھ مل کر اپنی پوری کوشش میں ہے۔ایران کے ساتھ border کا ذکر ہوا اور ساتھ ہی FC کا

بھی ذکر آیا، گزارش ہے کہ ہم نے باقاعدہ طور پر FIA and FC کی collaboration کروا دی ہے۔ سینیٹر صاحب نے جن hotspots کا ذکر کیا، یہ already ہمارے notices میں ہیں اور ہم ان پر کام کر رہے ہیں۔ پنجاب میں بھی hotspots ہیں، خیبر پختونخوا میں بھی hotspots ہیں، بلوچستان میں ہیں اور آزاد کشمیر میں یہ کام بہت زیادہ چل رہا ہے and surprisingly I was going through the reports, اس میں کئی لوگ جو deport ہو کر واپس آئے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ ہماری third attempt تھی، یہ ہماری fourth attempt تھی۔ اگر ہمیں دوبارہ موقع ملا تو ہم پھر جائیں گے کیونکہ ان کا mindset بنا ہوا ہے، جیسے گوجر خان یا ان علاقوں میں کہتے ہیں کہ 'ساڈے گھر دے اتنے بندے باہر ہن، تواڈے کتنے بندے باہر گئے نیں؟ ساڈے اتنے ڈالر، پاؤنڈ آرہے نیں، تواڈے کتنے ڈالر، پاؤنڈ آرہے نیں'۔ یہ ایک بھیڑ چال شروع ہوئی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک سرگودھا واقعے کی بات ہے، اس کی report ضرور پیش ہونی چاہیے، اس کو دیکھیں گے اور ان شاءاللہ اس report سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس forum and motion کے توسط سے میں پاکستانی قوم سے اپیل کرنا چاہوں گا کہ روکھی سوکھی کھائیں گے لیکن اپنے گھر میں ہی رہیں گے۔ یہ آسان نہیں ہے، ناممکنات میں سے ایک ہے کہ آپ جائیں۔ اس وقت ایک کشتی کی بات ہوئی، لیبیا اس وقت ایک safe haven بنا ہوا ہے۔ ایک operator پاکستان میں ہے، ایک operator Lybia میں ہے، ایک operator Europe or UK میں ہے۔ ان کے nexus کو توڑنے کے لیے ہم مکمل طور پر toes پر ہیں۔ جب بھی ایسا دلخراش واقعہ پیش آتا ہے تو اس سے پوری قوم لرز جاتی ہے۔ ان شاءاللہ we are internally and externally اس practice کو جتنا ختم کر سکے، ہم سمجھیں گے کہ ہم نے قوم کا فرض ادا کیا۔

Mr. Chairman: The motion is disposed of. Honourable Minister for Finance, Finance Bill lay کرنا چاہتے ہیں جو قومی اسمبلی میں lay ہوا ہے۔ معزز سینیٹر محمد اسحاق ڈار، وزیر برائے خزانہ۔ supplementary Bill. الیکشن میں جو پیسے چاہییں، اس کے لیے Bill تو چاہیے نا۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (وفاقی وزیر برائے خزانہ و قائد ایوان) : جناب چیئرمین! یہ جو طریقہ اپنا رہے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ move کریں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! تھوڑا سا صبر و تحمل اور رمضان شریف کے علاوہ بھی اس ایوان کے کچھ traditions ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔

Honourable Minister for Finance, please move Order No. 24.

Laying a copy of the Money Bill to Charge the Sums upon the Federal Consolidated Fund, the Charge Sums for General Election (Provincial assemblies of the Punjab and the Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2023

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman. I wish to lay before the Senate a copy of the Money Bill to Charge the Sums upon the Federal Consolidated Fund, the Charge Sums for General Election (provincial assemblies of the Punjab and Khyber Pakhtunkhwa) as required under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: Copy of the Money Bill stands laid. Order No. 25, honourable Senator Muhammad Ishaq Dar, Federal Minister for Finance and Revenue, please move the motion.

Motion moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, the Senate may make recommendations if any, to the National Assembly on the Money Bill to Charge the Sums upon the Federal Consolidated Fund, the Charge Sums for General Election (Provincial Assemblies of the Punjab and the Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2023

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman. I wish to move that the Senate may make recommendations if any to the National Assembly on the Money Bill to Charge the Sums upon the Federal Consolidated Fund, the Charge sums for General Election (provincial assemblies of the Punjab and the Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2023 as required under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: The notices for the proposals to make recommendations on the Money Bill may be submitted by the members to the Senate Secretariat by Thursday, the 13st April, 2023 at 10:00 am. These recommendations should be with reference to the said Bill. Recommendation having no relevance to that Bill is outside the preview of the Article 73 and hence not admissible.

The proposal received for making recommendations on the Money Bill shall be sent to the Standing Committee on Finance and Revenue which shall submit its report by Friday, the 21st April, 2023, morning on the same day i.e., Friday, the Senate would finally consider the report of the Standing Committee and make recommendations to the National Assembly. Yes, Yousuf Raza Gillani Sahib.

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! میں بھی اسی point پر تھا،
it should be referred to the Committee because it is very, very important.

جناب چیئرمین: یہ ویسے بھی کمیٹی کو جانا تھا۔ معزز سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Point raised by Senator Mohsin Aziz regarding upholding of the Constitution

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے پچاس سال پہلے Constitution pass ہوا تھا۔ آج ہم ان لوگوں کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے آئین بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کیا، ہمیں ان لوگوں کے نام بھی یاد ہیں جنہوں نے آئین کو بچانے کے لیے، آئین کے تحفظ کے لیے اور پارلیمنٹ کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔ اس کے برعکس ان لوگوں کے نام بھی دلوں پر لکھے ہوئے ہیں جنہوں نے آئین کو پامال کیا، آئین کو ریزہ ریزہ کیا اور اس کو تباہ و برباد کیا۔

جناب والا! ایک survey کے مطابق اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک جو اسی مہینے میں ہمارے پیارے رسول ﷺ خاتم النبیین کے ذریعے ہم تک پہنچی۔ وہ ایسی کتاب ہے جو ہمارے لیے مشعل راہ ہے، وہ ہم سب کا آئین ہے اور وہ ہم سب پر لازم ہے لیکن جب اس کے متعلق بات کی جاتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے لیکن اس پر عمل سب سے کم ہوتا ہے۔ کچھ یہی حال ہمارے آئین کا بھی ہے کہ آئین میں جو لکھا گیا ہے، آج کہاں ہے؟ میں آج اپنے دوست، اپنے رفیق کی بات کرنا چاہتا ہوں، مفکر پاکستان، ایک شاعر کا بیٹا، یہ وہ آدمی ہے جس نے پاکستان کے لیے قربانیاں دی ہیں، ایک محب وطن پاکستانی کا خاندان، ایک وہ آدمی جو یہاں former Leader of the House بھی رہ چکا ہے، یہ وہ خاندان ہے جو اپنے اصول پسندی کے لیے پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا میں مشہور ہے، اس کا بیٹا شبلی فراز، ہمارا بھائی، اس ایوان کے ممبر کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ آیا یہ آئین ہے، اس کے پاس عدالت میں جانے کے لیے عدالت کی طرف سے اختیار موجود تھا، اس کا نام موجود تھا۔ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ میں اس کے پاس ملنے کے لئے گیا۔ وہ چلنے کے قابل بھی نہیں تھا۔ بھیڑ بکریوں کے ساتھ بھی وہ سلوک نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کیا جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہوا۔ اس کے

ساتھ وہ سلوک کیا گیا کہ جس گاڑی میں گیس بھری تھی، اسے اس گاڑی میں لاد دیا گیا۔ اس نے کہا بھی کہ دیکھو یہاں گیس ہے، میں مر جاؤں گا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ مرتے ہو تو مر جاؤ۔ آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔ ہماری آپ سے بھی التجا ہے کیونکہ وہ اس ایوان کا ممبر ہے۔ کیا اسے اٹھانے سے پہلے اور اس پر یہ ظلم کرنے سے پہلے آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس کے پاس ایک diplomatic immunity ہے کیونکہ وہ اس ملک کا ایک honorary counselor ہے۔ کیا انہیں بھی یہ اطلاع دی گئی اور ان سے اجازت لی گئی۔ یہ کون سا قانون اور اختیار ہے۔ ہم نے جب FIA اور پولیس والوں کو اپنی کمیٹی میں بلایا تو ان کے پاس اس کا جواب ہی نہیں تھا۔ ہم کس سے جواب طلب کریں۔ آیا آج آپ جس Constitution کی بات کرتے ہیں، فرد کا تحفظ اس میں لکھا ہوا ہے۔ آج وہ کہاں ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ رائے کی آزادی ہے۔ وہ کون سے Constitution میں ہے؟ وہ آئین کہاں چلا گیا ہے۔ اسے کون مانتا ہے؟ Constitution میں نقل و حرکت کی پابندی پر ممانعت ہے۔ وہ Constitution کہاں گیا؟ Constitution انسانی حقوق کی آزادی پر بولتا اور لکھتا ہے، اسے کون ماننے والا ہے۔ آپ Constitution کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔

سینیٹر محسن عزیز: براہ مہربانی میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں بس ختم کرنے والا ہوں۔ بات یہ ہے کہ وہ بھگوڑے لوگ جو استعفیٰ دے کر بھاگ گئے تھے، آج وہی لوگ کھلم کھلا سپریم کورٹ کو ننگی گالی دے رہے ہیں۔ وہ خود کو پارلیمنٹیرین کہتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں پر shame بھیجتا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آج پارلیمنٹ اور عدلیہ کو نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ جس طریقے سے آج یہ Resolution لایا گیا، صدر پاکستان کا جو منصب ہے، وہ ان کی غلاظت سے پاک ہے۔ میں آپ سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ بحیثیت custodian of the House اور ہمارا آپ پر جو اعتماد ہے، آپ اس میں اپنا role play کریں تاکہ Constitution کا بول بالا ہو۔ یہاں صرف حکومت کا بول بالا نہ ہو، یہاں صرف حکومت کی زبان نہ چلے بلکہ Constitution کی زبان چلے اور جو اس کی زبان ہے، ہم اس کے

بقول چلتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ 90 دنوں میں الیکشن کرائیں۔ آپ حیلے بہانے کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جو آئین میں لکھا ہے، جو ہمارا role ہے، جس oath کے ہم ذمہ دار ہیں، ہم اس کی پامالی نہیں کر سکتے بلکہ ہم نے اس کی پاسداری کرنی ہے۔ میری آخری بات بس ایک گلہ ہے جو آپ سے بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ

یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں

یہاں بہت سارے لوگ ہیں جو اس کی غلامی کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنے آپ سے گلہ ہے، دوسرا کسی اور سے نہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی سینیٹر منظور احمد۔

Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed pertaining to conduct of General Elections across the country at one time

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آج کے Resolution کے حوالے سے بات کروں گا۔ یہ ابھی ایوان میں پیش ہوا اور متفقہ طور پر پاس بھی ہوا۔ ہم یہاں آئین اور اس کی بالادستی کی بات کرتے ہیں اور ابھی ماشاءاللہ یورپ کی بھی باتیں بیچ میں آ گئی ہیں۔ ہم اسی ایوان میں پچھلے چار سالوں سے یہی بار، بار کہتے آ رہے ہیں اور یہ ذکر کرتے رہے ہیں کہ جب آپ کی حکومت ہوتی ہے تو تمام چیزیں اچھی ہیں اور جب آپ سے حکومت چلی جاتی ہے تو تمام چیزیں غلط ہو رہی ہوتی ہیں۔ انسان غلطیوں سے سیکھتا ہے۔ میں یہ بارہا کہتا رہا ہوں لیکن ہمارے ہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ میں پھر کہوں گا کہ یہاں آئین کی بات ہوتی ہے۔ مسئلہ کچھ بھی نہیں صرف اقتدار اور کرسی کی لڑائی ہے۔ کرسی رہے گی تو سب اچھا ہے ورنہ کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔ ہم ایوان میں 22 کروڑ عوام کی بات بھی کر لیتے ہیں لیکن ان کے لئے ہم نے کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ عوام کو ہم نے ایسے ہی چھوڑا ہوا ہے۔ ہم نے ان کے لئے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے جس سے وہ مستفید ہوئے ہوں۔ جو اقتدار کی لڑائی ہے، خدارا! اس ملک، 22 کروڑ عوام اور ان اداروں پر رحم کریں۔ ابھی اس Resolution پر بات ہوئی۔ اس سے پہلے جب یہی جماعت حکومت میں تھی تو ایسے Resolutions and Bills آتے تھے۔ اس وقت ایسا کچھ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: اپوزیشن اراکین براہ مہربانی دوسروں کو بھی بولنے کا موقع دیں۔

سینیٹر منظور احمد: میں ایسے بہت سے Bills گنوا سکتا ہوں۔ جب آپ اقتدار میں تھے تو آرمی چیف بہت اچھا تھا۔ جب آپ اقتدار سے چلے جاتے ہیں تو وہی آرمی چیف برا بن جاتا ہے۔ کاش اقتدار کے دوران ہی آپ یہ بات کر لیتے کہ آرمی چیف ہمیں کسی کام کے لئے نہیں چھوڑتا تو پھر ہم یہ کہتے کہ پاکستان، 22 کروڑ عوام، آئین اور اداروں کے لئے آپ کے دل میں درد ہے۔ یہ یہاں یورپ کی بات کرتے ہیں۔ بندہ خود کو بھی دیکھ لے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے۔ اس کے بعد لوگوں پر تنقید کرنی چاہیے تب مزہ آتا ہے۔ تنقید بھی تعمیری ہونی چاہیے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ آپ نے ایک اچھا دور گزارہ ہوگا۔ آپ نے عوام کو دودھ اور شہد کی ندیاں بہا کر دی ہوں گی۔ میں اس معاملے میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آئین وہی آئین ہے جو تین سال پہلے تھا۔ اس میں پہلے بھی وہی Articles تھے اور آج بھی وہی ہیں۔ جب آپ اپنے وقت میں پشتونوں اور بلوچوں پر غداری کے پرچے کاٹ رہے تھے تو اس وقت آپ کو Section 124-A کیوں یاد نہیں آ رہا تھا۔ آج پنجاب میں یہ سب ہوا تو آپ کو یہ سیکشن یاد آیا۔ اگر ہم الیکشن کی بات کرتے ہیں اور اس میں جانا چاہتے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ پورے ملک میں ایک وقت میں الیکشن ہوں تو یہ پاکستان اور عوام کے لئے بہتر ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ ایک صوبے میں الیکشن ہو اور دوسرے صوبوں میں نہ ہو۔ پنجاب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اگر وہاں الیکشن ہوں اور دوسرے صوبوں میں نہ ہوں تو آنے والے جنرل الیکشن میں اس کا اثر پڑے گا۔ اس حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے تمام صوبوں کے الیکشن ایک ساتھ ہوتے تھے، ابھی بھی ایسے ہی ہونے چاہیے۔ ان کے لئے پہلے caretaker Governments بنیں اور اس کے بعد ستمبر یا اکتوبر میں انتخابات ہونے چاہیے۔

جناب! میں ایوان کے سامنے ایک بات رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اپنی باری پر بول لیا۔ اب تسلی سے سن لیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی سینیٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ سینیٹر منظور احمد آپ Chair سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ آپ نے اپنی باری پر بول لیا، اب تسلی سے سن لیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Honourable Senator فیصل جاوید۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: میں اپنی بات کروں گا لیکن منظور کاکڑ صاحب نے جو بات کی ہے، یہ بھی منظور کریں کہ اس وقت وہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور ہم انہیں منظور تھے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر فیصل جاوید: اچھا، آگے میں اس پر بات کروں گا لیکن چیئرمین صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ quickly بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: بڑی بات ہے کہ آج آپ نے کہا ہے کہ میں جلدی finish کروں گا۔

سینیٹر فیصل جاوید: جی، جی، چیئرمین صاحب! اس دن یہاں ایک واقعہ پیش آیا، میں اس پر quickly بات کرکے آگے بڑھوں گا۔ ایوان کا decorum ٹھیک رکھنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ مجھ پر پہلے attack کیا گیا، میں نے اس پر respond کیا تھا تو میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اب آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: اب بات کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین، آج ایک بار پھر قومی اسمبلی اور یہاں سینیٹ میں عدلیہ پر ایک بار پھر حملہ کیا گیا ہے۔ اور کس طریقے سے کیا گیا ہے؟ چھپ کر اور چور راستے سے حملہ کیا گیا ہے۔ آج وہ آئین کہاں ہے، آج وہ سینیٹ کا کتابچہ کہاں ہے، آج عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا۔ ہم نے غریبوں کے لئے ایک قرارداد پیش کی، ثانیہ نشتر صاحبہ نے اس پر بات کی۔ ہم وہ لے کر آئے، حکومت کو تجویز دی کہ آپ کس طرح سسٹم ٹھیک کر سکتے ہیں کہ لوگ لائنوں میں نہ مریں۔ انہوں نے اس کو reject کیا ہے، اس قرارداد کو انہوں نے reject کیا ہے۔

وہ قرارداد یہ تھی کہ آپ سسٹم کو کیسے improve کر سکتے ہیں۔ اس میں کیا غلط تھا؟ انہوں نے کہا جی نام تو ہم رکھیں گے۔ آپ رکھیں نام، بے نظیر بھٹو انکم سپورٹ نام رکھیں۔ احساس تو کریں۔ ہمارے احساس نام سے ان کو چڑ ہے۔ ہم نے کوئی یہ نام نہیں رکھا کہ عمران خان سوشل ویلفیئر پروگرام، ہم نے احساس نام رکھا ہے۔ اگر آپ نام بدلتے ہو تو بدلو پر احساس تو کرو۔ احساس کرتے ہوئے ثانیہ نشتر یہ لے کر آئیں، انہوں نے اس کو reject کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ لوگ

لائنوں میں مریں۔ لوگوں کو یہ آٹا دیتے ہیں، ان کو لائنوں میں مارتے ہیں اور جب ہم نے اس پر protest کیا، ہم نے علامتی واک آؤٹ کیا، ہم وہاں جا کر بیٹھے۔ بھئی یہ گھڑی شروع سے شروع کرو۔ یہ کہاں آپ نے پہنچادی ہے۔

اچھا، جب ہم نے علامتی واک آؤٹ کیا، ہم وہاں جا کر بیٹھے تو پیچھے سے یہ جلدی سے قرارداد لے آئے۔

(مداخلت)

سینیٹر فیصل جاوید: یہ بد تمیزی کر رہے ہیں جناب، ان کو روکیں۔ تم مجھے بول کر دکھاؤ، اب میں تمہیں بتاتا ہوں۔ دوسری بات، یہ چھپ کرکے قرارداد لے آئے، چور راستے سے، ہم اسے reject کرتے ہیں، ہم عدلیہ پر حملے کو reject کرتے ہیں۔ آپ کا کام ہی نہیں ہے یہ، آپ تو الیکشن میں خود ایک پارٹی ہو۔ آپ کا کیا کام ہے۔ الیکشن کمیشن کا کام ہے الیکشن کروانا۔ آپ یہاں پر بیٹھے ہو، آپ خود پارٹیاں ہو اس میں۔ تیرہ پارٹیاں ہیں جو الیکشن کے عمل کا حصہ ہیں۔ یہ تو conflict of interest ہے۔ آپ کیسے کر سکتے ہو؟ آپ کا کرنے کا اختیار کیا ہے؟ جن محکموں نے الیکشن کمیشن کو فنڈ دینے ہیں، انہوں نے دینے ہیں۔ یہ آئین کہتا ہے، یہ قانون کہتا ہے۔ یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا حکم کہتا ہے۔

اس کے بعد یہ لے آتے، ہم نہیں کرائیں گے۔ تم ہوتے کون ہو الیکشن نہ کرانے والے، آپ تو بیچ میں خود پارٹی ہو۔ اس لئے لوگوں کو بیوقوف مت بنائیں، اس قسم کی قراردادیں لا کر۔ چیئرمین صاحب! الٹی گنتی شروع ہے۔ Count down has begun, اس رات جب وزیراعظم عمران خان کے خلاف عدالتیں رات کو کھلیں تھیں، عمران خان نے اپنی ڈائری لی تھی، آرام سے چلے گئے تھے اور عدلیہ کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا تھا لیکن ٹی وی چینلوں پر count down شروع تھا۔ آج count down کا حکم دے دیں، count down چلادیں کہ عدالت کے حکم کی خلاف ورزی میں ابھی کچھ دیر باقی ہے اور اس کے بعد صرف ان کی نااہلی باقی ہے اور کچھ باقی نہیں ہے۔ ان کی نااہلی باقی ہے، کابینہ اور وزیراعظم اب ہٹ دھرمی چھوڑیں، جرأت ہے تو میدان میں آؤ، سیاسی میدان میں آؤ، جمہور کے پاس جاؤ۔ آگے ان کے نااہلی ہے اور پیچھے ان کی انتہائی ناقص کارکردگی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر فیصل جاوید: چیئرمین صاحب، میں بات ختم کرتا ہوں۔ ایک بار پھر آج ہم نے ٹی وی پر دیکھا، رضا ربانی inauguration کر رہے ہیں، پتا نہیں دستور بلڈنگ بنا رہے ہیں یا کیا کر رہے ہیں۔ سنئے، آج دس اپریل ہے، کہتے ہیں کہ دس اپریل کو آئین پاس ہوا تھا، آئین کی گولڈن جوبلی مناؤ۔ یادگار دستور پر قوم کے پیسے لگاؤ اور بڑی بڑی بلڈنگیں بناؤ، آئین کی بڑی بڑی گیلریاں بناؤ اور اسی آئین پر عمل درآمد نہ کرو، واہ، واہ، کمال ہے۔

Mr. Chairman: Faisal Sahib, Thank you.

سینیٹر فیصل جاوید: میں ایسے ہی بات کروں گا۔ علی امین گنڈاپور کے لئے میں یہاں آواز اٹھاؤں گا۔ چیئرمین صاحب، ایک سیکنڈ، علی امین گنڈاپور، عدالتوں سے ضمانت، کیس خارج، سب کچھ قانونی طور پر ٹھیک اور پھر بھی انہیں حراست میں لے لیا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ ہم علی امین کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ علی امین گنڈاپور کو رہا کیا جائے اور ساتھ میں جناب، آپ چیئرمین ہیں، سینیٹ کے چیئرمین ہیں۔ اللہ نے آپ کو بہت بڑا رتبہ دیا ہے، پاکستان میں آپ top three میں آتے ہیں۔ عہدے جو پاکستان کے آئینی عہدے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر فیصل جاوید: آپ بتائیں، سینیٹر شبلی فراز جو یہاں قائد ایوان بھی رہے ہیں، قائد حزب اختلاف بھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شبلی صاحب، arrest تو نہیں ہیں کہ میں ان کا Production Order دوں، اگر arrest ہیں تو میں دوں۔

سینیٹر فیصل جاوید: شبلی فراز صاحب کے ساتھ، ایک سینیٹر کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، جو چیز کی گئی، چیئرمین صاحب، آپ مجھے بتائیں، آپ کے پاس مائک ہے۔ آپ اس کی مذمت کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، میں نے صرف مذمت نہیں کی، میں نے ٹی وی پر بھی چلایا، میں نے رپورٹ بھی مانگی ہے۔ میرے پاس ہے، آ کر چیمبر میں دیکھ لیں، لکھ دیا ہے، آپ کو پتا نہیں ہے نا۔ تشریف رکھیں جی۔ شکریہ، جی بس finished, بارہ منٹ ہو گئے ہیں۔ جی Honourable Minister for Law. اٹرو صاحب، میں ادھر ہی ہوں، سب کو وقت دیں گے۔ بیٹھیں جی۔

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون وانصاف) : میں دو منٹ میں حقائق کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم میں حوصلہ ہونا چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کی بات سنیں۔خدا کے لئےایوان کو ٹی وی شو نہ بنائیں وہ جہاں پر انعام تقسیم ہوتے ہیں اورآپ announcements کرتے ہیں۔آپ نے کہا ہے کہ دن دیہاڑے چوری ہو گئی،

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ابڑو صاحب، پلیز سن لیں، سینیٹر ابڑو صاحب ! گزارش ہے سن لیں پلیز۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ : اگر آپ حساب لینے جائیں گے ۔۔۔

جناب چیئرمین : ابڑو صاحب ! پلیز سن لیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ : میں قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ آپ ۔۔۔

جناب چیئرمین : ابڑو صاحب ! میری گزارش ہے سن لیں۔ ابڑو صاحب ایوان کا وقت ضائع نہ کریں۔ جی جناب۔ مائک آپ کے پاس ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ : صبر سے، صبر سے،آپ پورے ایوان کو dictate نہیں کر سکتے۔ ایوان کا کوئی طریقہ کار ہے۔آپ نے جو دکھانا ہے جا کر لابی میں دکھائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ابڑو صاحب، میری گزارش ہے پلیز سنیں۔ جی Honourable Minister Sahib.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ : جناب، ان کو تھوڑا پیچھے، تاریخ کو دیکھنا چاہیے۔اسی اپریل کے پہلے ہفتے میں جب ساڑھے تین منٹ میں قومی اسمبلی تحلیل کر دی گئی تھی اور آئین پر ڈاکا مارا تھا تو تب ان کو شرم نہیں آئی، تب ان کے گریبان ننگے نہیں ہوئے، تب پاکستان کا آئین نہیں ٹوٹا؟ عدالت نے لکھ دیا کہ پارلیمان آرٹیکل چھ کے بارے میں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : ابڑو صاحب، اپنی باری پر بات کریں۔ ابڑو صاحب، اپنی باری پر بات کریں پلیز۔ سینیٹر ابڑو صاحب، اپنی باری پر بات کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: دو صوبائی اسمبلیاں توڑ دیں، ایک شخص کی ذاتی انا پر اور ٹی وی پر بیٹھ کر دو جھنڈے لگا کر کہتا ہے کہ میں نے وکیلوں سے پوچھ کر توڑی تھیں۔ یہ آئین شکنی نہیں ہے؟ آئین کہتا ہے وزیراعلیٰ کی advice ہوگی۔ آپ کہتے ہو کہ میں نے وکیلوں سے مشورہ کرکے توڑ دیں ہیں تو آج بھگتو۔ یہ کہتے ہیں کہ جی عدالت کا حکم ہے، او بھئی کونسا حکم مانیں۔ عدالت تو کہہ رہی ہے کہ یہ imperial court نہیں ہے۔ عدالت کہہ رہی ہے کہ One man show نہیں ہوگا۔ چار معزز جج صاحبان اپنے فیصلوں میں کہہ رہے ہیں۔۔۔

Mr. Chairman: Order, please order.

ابڑو صاحب، تشریف رکھیں، ابڑو صاحب، پلیز تشریف رکھیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Benches کی shopping کرکے، bench fixing کرکے سیاست نہیں ہوتی، اس ایوان میں دن کی روشنی میں ایک قرارداد پاس کی ہے، تمام جماعتوں کے پارلیمانی رہنماؤں کے اس پر دستخط ہیں۔ یہاں majority بیٹھی تھی، آپ ناراض بچوں کی طرح کھیلونوں سے کھیلنے کبھی اندر، کبھی باہر، کبھی اندر، کبھی باہر۔ اگر حوصلہ ہے تو یہاں بیٹھ کر سنا کریں۔ یہ جمہوریت ہمیں نہ سکھائیں۔ یہاں پر بیٹھی ہوئی جماعتوں کے کارکنوں کے پیچھے، ان کی کمر پر کوڑوں کے نشان ہیں، ان کی جماعتوں کے قائدین نے کالی کوٹھڑیوں میں سزائیں کاٹی ہیں، ضمیر کے قیدی رہے ہیں، پھانسی کے پھندے جھلائے ہیں، شہادتیں دی ہیں، ہمیں اس طرح یہ سبق نہ پڑھائیں۔ ہماری سیاسی تاریخ ہے، ہم الیکشن سے نہیں بھاگ رہے، یہ House of the Federation ہے، اس ایوان سے ایک مطالبہ ہوا ہے، یہ بیٹھنا چاہتے ہیں تو بیٹھیں، یہ لڑنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے۔ اگر پاکستان کے وفاق کو مضبوط کرنا ہے، پاکستان میں سیاسی اور معاشی استحکام چاہتے ہیں تو ایک وقت پر انتخاب کرائیں، ملک مضبوط ہوگا۔ بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: محسن صاحب، تشریف رکھیں، کوئی آپ کی باری پر بات کرے تو آپ کو کیسے لگتا ہے۔ محترم سینیٹر طاہر بزنجو صاحب۔

Point of public importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding the financial crisis being faced by the educational institutions in Balochistan

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس وقت ہمارے بلوچستان کے بڑے بڑے تعلیمی ادارے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: بھائی، بلوچستان کو تو سن لو، لاوارث تو بلوچستان ہے۔۔۔

Mr. Chairman: Please order in the House.

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: اس وقت بلوچستان کے بڑے بڑے تعلیمی ادارے، جامعات بدترین قسم کے مالی بحران کا شکار ہیں۔ آئے دن اساتذہ اور ملازمین احتجاج کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بلوچستان یونیورسٹی کے اساتذہ اور ملازمین کو گزشتہ دو ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ جناب! این ایف سی کے فارمولے کے مطابق بلوچستان کے جامعات کوایچ ای سی کی طرف سے share 9% ملنا چاہیے جو اس وقت صرف پانچ فیصد مل رہا ہے۔

اسی طرح صوبائی حکومت یونیورسٹیوں کو 2.5 billion grant دے رہی ہے جو نہایت کم ہے۔ جناب! اس مالی بحران کو ختم کرنے کے لیے ایک تو ہمارا مطالبہ ہے کہ ایچ ای سی اپنا پورا share بلوچستان کو دے، بلوچستان کے جامعات کو دے۔ اسی طرح صوبائی حکومت بھی اپنی ان grants کو بڑھائے، کم از کم اس کو 5 billion تک لائے۔

جناب چیئرمین! آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ فوری طور پر اساتذہ اور ملازمین کو ان کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے تاکہ کم از کم وہ اس مبارک ماہ کے دوران پرسکون زندگی بسر کر سکیں۔ شکریہ، جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ یہ جو ابھی میں نے Money Bill refer کیا تھا،

The report of the Standing Committee on Finance, Revenue on the Money Bill shall be submitted to the House by Friday, the 21st April, 2023. After which the same shall be transmitted to the National Assembly

under the rules by the Chairman's Chamber. Honourable Senator Aon Abbas Sahib.

Point raised by Senator Aon Abbas regarding holding of general elections in Punjab and KP and upholding of the Constitution

سینیٹر عون عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! صرف دو چھوٹے چھوٹے aspects پر بات کروں گا۔ جناب! National Geographic channel آپ نے بھی دیکھا ہوگا، آج کل talk shows سے تو بہتر ہے، اس چینل کو دیکھا کریں۔ جناب! وہاں پر سو ہرن کھڑے ہوتے ہیں، ایک شیر آتا ہے، ان میں سے ایک کو پکڑ کر چلا جاتا ہے، باقی ننانوے ایسے گھاس کھانا شروع کر دیتے ہیں جیسے کچھ ہوا نہیں۔

جناب! آج سے دس دن پہلے جو شبلی فراز صاحب کے ساتھ ہوا، میں اس حوالے سے صرف ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ شبلی فراز کا قصور یہ تھا کہ اس دن جوڈیشل کمپلیکس میں عمران خان کو اشارہ کیا کہ خان صاحب، آپ باہر چلے جائیں، نہیں تو یہ لوگ آپ کو قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنے لیڈر کو اشارہ کیا اور آپ کا لیڈر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد جو شبلی فراز صاحب کے ساتھ اس جوڈیشل کمپلیکس میں کیا گیا، اگلے دن جو تصاویر آئی تھیں، چیئرمین صاحب! وہ دیکھنے کے قابل نہیں تھیں۔ وہ asthma کا مریض بھی ہے، اس کو wheel chair پر لایا گیا۔ بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی۔

دو دن کے بعد شبلی فراز صاحب کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ جناب! آپ custodian of the House ہیں اور یہ قانون اسی ایوان نے pass کیا تھا کہ کسی سینیٹر اور ایم این اے کے گھر کسی کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا آپ کی اور سپیکر کی اجازت کے بغیر۔ کیا اس ایوان میں آج اتنی ہمت ہے کہ ہم آئی جی پولیس، اسلام آباد جس کو تمغہ حیدر دے دیا ہے، بہت بڑا بہادر کا بچہ ہوگا، اس سے پوچھ سکیں کہ کس قانون کے تحت تم نے چادر اور چار دیواری پامال کی تھی۔ جناب چیئرمین! اگر آج شبلی فراز کے گھر کی چادر اور چار دیواری پامال ہو سکتی ہے، اس کی ماؤں بہنوں کی عزت نہیں ہے تو کل جب ہمارے ساتھ ہوگا تو سارا ایوان، ہم بھی اسی طرح ہنسیں گے۔ آج ہم اِدھر بیٹھے ہیں تو کل یہ لوگ بھی اِدھر ہوں گے۔ جب ان لوگوں کے گھروں میں پولیس جائے گی، ان لوگوں

کے گھروں میں اس طرح ہوگا تو اس وقت ہم بھی مسکرایا کریں گے، پھر ہم بھی نیشنل جیو گرافک چینل دیکھ کر بتائیں گے کہ ایک ہرن اٹھ کر آیا، باقی سارے گھاس چر لیتے ہیں، جناب! یہ وقت گھاس چرنے کا ہے، یہ یاد رکھیے گا۔

دوسرا، ابھی ایک ارسطو آیا تھا، الحمدللہ یہ پوری لائن ارسطوؤں کی ہے، وہ آکر پورے ایوان کو پاگل بنا کر چلا گیا۔ پچھلی گلی سے آیا اور الحمدللہ اس چوری میں ہم اس کے ساتھ مل گئے۔ آج دس اپریل ہے، سپریم کورٹ کا حکم تھا کہ آج کے دن 21 ارب روپے اس حکومت نے الیکشن کمیشن کو دینے تھے۔ اس order کو آج پانچ دن گزر چکے ہیں، انہوں نے کس سائنسدانی سے پہلے اسے کابینہ میں لے گئے کہ کابینہ میں approval کے لیے جا رہا ہے۔ پھر اچانک کابینہ کی کانپیں ٹانگنی شروع ہو گئیں۔ پھر اس کے بعد ECC کا اجلاس بلا لیا، پھر ECC میں کانپیں ٹانگنی شروع ہو گئیں کہ یہ ہم approve نہیں کر سکتے۔ پھر قومی اسمبلی میں لے گئے، قومی اسمبلی سے refer کر کے سینیٹ کیوں، آج الحمدللہ چھپ کر آیا ایک چھوٹا سا پرچہ لے کر اُدھر سے بھمبیری مار کر وہ کبڑا اقصائی، اِدھر سے بھمبیری مار کر کاغذ دے کر ہمیں کہہ کر چلا گیا اور یہ کہتا ہے کہ Finance Bill کو refer کر دیا ہے۔ اب Finance Bill Standing Committee میں جائے گا، پانچ دن قائمہ کمیٹی میں پڑا رہے گا، جمعے والے دن پھر اس ایوان میں آئے گا، پھر یہاں پر discussion ہو گی، پھر قومی اسمبلی میں جائے گا، پھر وہاں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی میں جائے گا۔

جناب! یہ قائمہ کمیٹیوں کو بھیجنا بند کر دیں۔ آج آپ کو چاہیے تھا کہ 21 ارب روپے approve کرتے، جا کر الیکشن کمیشن کو دیتے اور الیکشن کا اعلان کرتے۔ آج ان کی چوری میں ہم حصہ دار بن چکے ہیں۔ ان کی اس الیکشن سے بھاگنے کی دوڑ میں ہم ان کے پورے پورے حصہ دار ہیں۔ جناب !آپ front row دیکھ لیں، ان کے مقاصد دیکھ لیں، صرف اس ایک پرچے کے لیے اٹھ کر یہاں آئے تھے، اپنا کام کر کے چلے گئے، اب جاؤ contempt of court کے لیے، قومی اسمبلی بھی بھگتے گی اور ہم بھی بھگتیں گے۔

جناب! تیسری چیز، ابھی ایک خاتون وفاقی وزیر آئی تھیں، ان کو وفاقی وزیر بننے کا بہت شوق ہے، بڑی چوڑے ہو کر وفاقی وزیر جس چور دروازے سے آئی ،ہمیں سب پتا ہے۔ میں ان کی صرف ایک کارستانی بتا دوں، مجھے نہیں پتا کہ ڈاکٹر ثانیہ نے اپنا کیس کیسے plead کیا، میں صرف بیت

المال کی بات کر دیتا ہوں۔ بیت المال کی تین سرکاری گاڑیاں آج بھی پارلیمنٹ لاجز میں، جہاں ایم ڈی، بیت المال نہیں رہ سکتا، تین سرکاری گاڑیاں کھڑی جو کہ مجھے نظر آتی ہیں، جن کے نمبر پلیٹ مجھے یاد ہیں، وہ پارلیمنٹ لاجز میں کھڑی ہیں، اتنے بڑے فنکار، بیت المال کی سرکاری گاڑیاں پارلیمنٹ لاجز میں اپنے زیر استعمال رکھے، یہاں بھاشن دینے آئی تھی اثاثوں کا، نمبرا۔ نمبر ۲، وہ فرمارہی تھی کہ بیت المال میں عمران خان کے فوٹو لگے ہیں۔ جناب! الحمد للہ، چار سال میں بطور ایم ڈی بیت المال، ہر سال چودہ ہزار لوگوں کا کینسر کا علاج ہوتا تھا، ساڑھے چھ ہزار یتیم بچوں کی کفالت چل رہی تھی، تقریباً چالیس کے قریب پناہ گاہیں بنائی تھیں، آج الحمد للہ چالیس کے چالیس پناہ گاہیں بند ہو چکی ہیں، کسی ایک میں کھانا نہیں دیا جارہا۔ مزے کی بات، ہر یتیم خانہ جو ہم نے کھولا تھا، اس میں ایک اچھے standard کا اسکول ہوا کرتا تھا۔ ملتان میں جو ہمارے یتیم خانے کے بچے ہیں، جس اسکول سے میں پڑھا ہوں، میں نے ان بچوں کو اسی ملتان پبلک اسکول میں داخل کرادیا۔

جب سے یہ آئے ہیں، انہوں نے ان بچوں کو اس سے نکال کر کسی 3rd class اسکول میں داخل کرادیا، فنڈنگ ختم ہو گئی ہے۔ آپ ان سے ایک سال کا حساب منگوا کر دیکھ لیں۔ ایک سال میں بیت المال میں سوائے ساٹھ ہزار روپے، ان تمام ایم این ایز اور سینیٹر ز کو دینے کے علاوہ کوئی خرچہ نہیں ہو پارہا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر عون عباس: کینسر کا علاج بند ہے، یتیم خانے بند ہو گئے، پناہ گاہیں بند، صرف بے نظیر بھٹو کا نام استعمال کرنے سے آپ معزز نہیں ہو سکتے۔ جناب! مہربانی کرکے ان کو سمجھائیے، یہ سرکاری گاڑی استعمال کرکے اتنے بڑے لیکچر نہ دیا کریں، ہمیں سب پتا ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر ڈاکٹر ہمایوں مہمند صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر ڈاکٹر محمد ہمایوں مہمند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں حضرت علیؓ کے قول سے شروع کروں گا۔ جنہوں نے کہا تھا کہ کفر کا نظام تو چل سکتا ہے مگر ناانصافی کا نہیں چل سکتا۔ جب ہم نظام کی بات کرتے ہیں اور جب ہم ایک ریاست کی بات کرتے ہیں تو اس کے تین equal pillars ہیں، ان میں زیادہ معزز کوئی ستون نہیں، تین equal pillars ہیں، ان

میں ایک legislature, یہ دونوں پارلیمان، ایک عدلیہ ،ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ دونوں اور ایک executive ہے جو Cabinet ہوتی ہے، ہم لوگ law بناتے ہیں اور Supreme Court اس کی interpretation کرتی ہے اور executive اس کی implementation کرتی ہے، جب ہم یہ کہنا شروع کردیں کہ ہم ان سے زیادہ معتبر ہیں اور ہم لوگ supreme ہیں، آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اصل supreme وہ عوام ہے کہ جو ہم لوگوں کو elect کرکے اس پارلیمنٹ میں لاکر بٹھاتی ہے اور ہم آج انہی کا حق ان سے لینے کے لیے تیار ہیں، پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم لوگ supreme ہیں، ہم نے دیکھا کہ judicial reform کی مد میں پہلے ایک بل آیا اور آج یہ لوگ ایک resolution لے کر آئے اور اس بل میں انہوں نے ایک شق ایسی ڈالی کہ جو خود constitution کے خلاف ہے، اس کے لیے constitutional amendment چاہیے لیکن بالکل جیسے آج ان لوگوں نے [8][xxxx] طریقے سے resolution پاس کی، یہ [xxxx] کے عادی ہیں، یہ [xxxx] ہیں اور [xxxx] ہیں، ان کو پتا ہے کہ [xxxx] کیسے کرتے ہیں، جیسے ہی ہم باہر گئے [xxxx]۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: ایک منٹ مجھے بات کرنے دو پھر بات کرنا۔

جناب چیئرمین: وہ میں نے expunge کردیے، expunged کردیے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: ہم لوگ بات کرتے ہیں کہ ہم عوام کے لیے changes لارہے ہیں، کاش ہماری judiciary جب 26,27 صفحوں کا dissenting notes لکھتی ہے، کاش وہ یہ بھی لکھ دے کہ ہم لوگ Article-184(3) کے ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتے ہیں کہ چھ مہینوں کے اندر اندر وہ سارے لمبے لمبے cases جو کہ تین لاکھ چار لاکھ cases پڑے ہیں، ہم ان کو بھی جلدی جلدی ختم کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: آپ مہربانی کرکے ایک منٹ چپ کریں اور بیٹھ جائیں۔

---

[8] "Words expunged as ordered by the Chairman."

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب مہربانی کرکے آپ dictate نہ کریں، آپ مجھ سے مخاطب ہوں، آپ کے پاس مائیک ہے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! ہمیں اس بل پر اعتراض تھا، اس کی timing پر اعتراض تھا، یہ timing ان کی نیت بتاتی ہے، یہ timing بتاتی ہے کہ ان کی نیت میں فتور تھا، ہے اور رہے گا یہ بل اور یہ resolution اس ایک عورت کی نفرت کی عکاسی کرتی ہے کہ جس کا دن عمران خان کے نام سے start ہوتا ہے، جس کا دن عمران خان کے نام سے ختم ہوتا ہے پھر یہ لوگ کہتے ہیں ہم نے ترازو کے پلڑے برابر کرنے ہیں، ارے بھائی کس ترازو کے پلڑے برابر کرنے ہیں؟ آپ کو پتا ہونا چاہیے، mass and weight میں فرق کیا ہے؟ mass میں matter ہوتا ہے، آپ لوگ gravitational pull چاہتے ہیں تاکہ آپ اس matter کو afford کر سکیں، جب یہ لوگ کہتے ہیں ترازو کے پلڑے، آپ ایک طرف عمران خان کو ڈال دو، دوسری طرف آپ 13 کے 13 ایک طرف ہو جاؤ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: وہ پلڑا آپ لوگ کبھی نیچے کر ہی نہیں سکتے کیوں کہ اگر عمران خان کے نام سے politics ہٹا دو تو وہ قومی ہیرو رہتا ہے، اگر اس کے نام سے politics ہٹا دو تو وہ philanthropist رہتا ہے، اگر آپ کے نام سے politics ہٹا دیں تو آپ لوگ failure ہو۔ آپ لوگ ایک college میں میرٹ پر داخلہ نہیں لے سکتے، آپ لوگ کس بات کے پلڑوں کی بات کر رہے ہو؟ اگر اس ایک پلڑے میں پورے شریف خاندان کو بٹھا دو، اس پلڑے میں پورے زرداری خاندان کو بٹھا دو اور اس پلڑے میں پورے مولانا فصل الرحمان کے خاندان کو بٹھا دو، اس پلڑے کے اوپر ایک وزن بھی رکھیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کرکے دوسروں کے نام نہ لیں، آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! میں نے اس میں کوئی غلط بات تو نہیں کی۔

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے windup کریں، پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب مہربانی کرکے windup کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! اس کے باوجود بھی وہ پلڑا کبھی برابر ہو نہیں سکتا۔آج کل ہمیں مہنگائی کا کچھ پتا نہیں چلتا۔

جناب چیئر مین: شکریہ ڈاکٹر صاحب پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! بس میں ختم کرنے ولا ہوں، بس ایک منٹ۔

جناب چیئر مین: شکریہ ڈاکٹر صاحب پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بس ایک منٹ، میں ختم کرنے والا ہوں۔

جناب چیئر مین: شکریہ، ڈاکٹر صاحب، معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! صرف ایک منٹ۔

جناب چیئر مین: شکریہ، معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو، نمبر پر چل رہے ہیں، ابھی سب کے نمبر آرہے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے، مجھے ختم کرنے دیں۔

جناب چیئر مین: معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب، سینیٹر سیف اللہ ابڑو کا مائیک on کریں، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئر مین: جی آپ کے ساتھ ناانصافی ہی ہو رہی ہے، شکریہ، جی ابڑو صاحب آپ startلیں۔

(مداخلت)

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ noteکریں میرے 22 secondsایسے ہی چلے گئے ہیں، یہاں اس ایوان میں discussہوا ہے ،آج ایسی ایسی چیزیں سننے کو ملی ہیں، کسی نے ایسے بولا، میں منظور بھائی سے شروع کرتا ہوں، منظور بھائی آپ بھی ہمارے ساتھ حکومت کا حصہ تھے،آپ تو باپ ہیں نا، باپ کا تو شفقت کا سایہ ہوتا ہے، ہم پر بھی تھا اور ان پر بھی ہے، آپ تو ایسی شکایت نہ کیا کریں، آپ کو شکایت زیب نہیں دیتی، اگر اس وقت ہماری پارٹی کام نہیں کر رہی تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب، اس وقت وہ بات کر رہے ہیں، اس کے بعد، مہربانی کرکے آپ personal نہ ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی میں آپ کو وقت دیتا ہوں، جی۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب والا! بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے جب ہم پر objection ہے تو ہمیں بھی یہ کہا جاتا کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں چلتے آپ لوگ یتیم ہو، PTI یتیم رہے خوش رہے، باپ کا سایہ ہٹ جاتا، ہٹا دیتے، ہم نے تو یہ نہیں کہا تھا، یہاں پر دو تین چیزیں ایسی ملتی ہیں۔ ابھی دیکھیں یہاں پر discuss ہوا، جس ادارے کے لیے کوئی بھی بات نہیں کرتا، ہم نے تو نہیں کہا تھا نا؟ جاوید لطیف صاحب کی statement ہے کہ ہماری actual government 27 November 2022 کو آئی ہے پھر مریم صاحبہ کی statement آئی ہے کہ ہماری actual government 27 November 2022 کو آئی ہے، ان سے پوچھا جائے کہ آپ لوگ اتنے انقلابی لوگ ہیں، پہلے کس کی حکومت تھی؟ 10 April سے لے کر 26 November تک حکومت کس کی تھی؟ جو آپ کو حکومت نہیں کرنے دیتا تھا، اگر آپ لوگ اتنے انقلابی ہیں تو بولیں نا؟ یہاں پر resolution پر کافی بات ہوئی، topics بہت ہیں میں ان کو جلدی جلدی conclude کرنے کی کوشش کرتا ہوں، resolution آئی کہ election ایک وقت پر ہونے چاہیں تو آپ کو کس نے کہا ہے؟ آپ الیکشن سے کیوں بھاگتے ہیں؟ آپ لوگوں نے نہیں کہا تھا کہ اگر خان صاحب کو general election چاہیں تو KP and Punjab کی اسمبلیاں dissolve کریں، ہم اگلے دن general election announce کردیں گے، ابھی آپ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ ایسے نہ کریں، اپنے طریقے سے قانون کو، اپنے طریقے سے آئین کی تشریح نہ کریں، آپ کے جو اخلاقیات ہیں اور زبان ہے اس پر بھی تھوڑا دھیان دیں۔ اس وقت کیوں کہا تھا؟ پوری PDM کی leadership کہہ رہی تھی کہ آج KP Assembly توڑ دیں، پنجاب اسمبلی توڑ دیں تو ہم اگلے دن الیکشن announce کریں گے، ابھی کیا ہوگیا ہے؟ ابھی الیکشن سے کیوں بھاگ رہے ہو؟

ابھی کہتے ہیں فنڈ نہیں ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں اور آپ سے بھی التجا کرتا ہوں کہ آپ اس کی inquiry کروائیں، کسی کمیٹی کو بھیجیں، اگر الیکشن کے لیے supreme court کے decision کے حساب سے ان کے پاس بیس بلین نہیں ہیں تو Pak, PWD کو MNA's کے لیے 82 billion کیسے release کیے ہیں؟ ایک MNA کو انہوں نے پچاس کروڑ کیسے دیے ہیں؟ اسی وجہ سے کہ وہاں سے ان کو kickback ملتی ہے، اسی وجہ سے کہ ان کو پیسے چاہیں، اگر آپ کے پاس واقعی پیسے نہیں ہیں، آپ کو تو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے، وہ تو انقلاب ہو گیا، انہوں نے کہا میری جو courts ہیں اس سے آپ بیس ارب روپے کا cut لگائیں یہاں سے پیسے لے لیں، actually آپ کا معاملہ funds نہیں ہیں، آپ کا معاملہ یہ ہے کہ عوام نے آپ کو جس حالت میں کھڑا کیا ہے، آپ الیکشن سے بھاگنا چاہتے ہیں، آپ یہ مثال اسی وجہ سے دیتے ہیں۔ آپ آئینی اصلاحات لائے، judiciary کی اصلاحات ہیں، وزیر صاحب اگر یہاں پر بیٹھا ہوتا تو میں اس سے پوچھتا 10 April کو آپ وہی اعظم نذیر تھے، کیا تم اس وقت آسمان سے اتری ہوئی مخلوق تھے کہ سپریم کورٹ نے تمہارے لیے 11:30 بجے کورٹ کھولی؟ تمہیں کونسے پر لگے ہوئے تھے کہ تم وہاں پر گئے اور decision لے کر آئے، اس decision کو تو یہ پڑھیں، decision میں کیا تھا؟ یہی تھا کہ آپ جائیں، الیکشن کروائیں vote of no confidence آ جائے، نیا وزیر اعظم آ جائے، وہ oath لے، یہ decision میں ہے، اس وقت آپ کو objection نہیں ہوا؟ اسی *suo-motu* پر، اسی سپریم کورٹ نے، اسی تین رکنی بینچ نے decision لیا تھا، اس وقت آپ کہاں تھے؟ اگر آپ انقلابی تھے تو آپ اس وقت لاتے کہ ہم اس میں amendment لائیں گے، ہم اس *suo-motu* کو نہیں مانتے۔ ابھی آپ کے پاس اصلاحات آ گئیں کہ نہیں ہم اس میں اور changing کرتے ہیں یہ چیزیں ہیں تو اگر آپ نے amendment لانی تھی جو ابھی آپ کو یاد آئی ہے جب سپریم کورٹ نے کہا کہ KP and Punjab میں الیکشن ہو، آپ یہ amendment اس وقت لاتے اگر آپ اتنے انقلابی ہیں۔ مجھے تو افسوس ہوتا ہے میں نے اس دن بھی بات کی تھی، اگر ایسے law کے لوگ ہوں گے تو پاکستان تباہی کے کنارے پر پہنچے گا، یہاں پر ہمیں بھاشن دیا گیا جب ہماری بہن ثانیہ نے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب بیس منٹ وہ کھا گیا۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ پورے ہو گئے، جی بتائیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: پانچ منٹ منظور بھائی کھا گیا۔ جب سینیٹر ثانیہ نشتر بہن نے resolution پیش کی تو اُس وقت ہمیں بتایا گیا کہ یہ تمام چیزیں جھوٹی ہیں۔ ان کو پتا نہیں ہے۔ ارے بھئی! آپ یہ تو بتائیں کہ 850,000 لوگ آپ نے جعلی کیوں induct کیے تھے؟ آپ نے انہیں وظائف کیوں دیے۔ آپ نے ایسے لوگوں کو کیوں register کیا؟ آپ کے گریڈ 21 اور گریڈ 22 کے لوگ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں کیسے registered کیے گئے تھے، کیسے بیت المال کے پیسے لیتے رہے۔ ارے بی بی! یہ سب کچھ آپ کے دور میں ہوا تھا۔ ابھی دیکھیں، میں اپنے دوستوں کو بھی کہہ رہا تھا۔ میں آپ کو صرف ایک چیز بتا دوں۔ آپ کو یاد ہوگا بلکہ اس ایوان کے تمام ممبران کو یاد ہوگا جب سیلاب آیا تھا اور اگست 2022 میں بہت بارشیں ہو رہی تھیں تو اُس وقت تمام ممبران نے شکاتیں کی تھیں کہ جو فنڈز آ رہے ہیں اُن کی inquiry ہونی چاہئے۔ خیبر پختونخوا سے آوازیں آئی تھیں ہدایت اللہ بھائی، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی، سینیٹر مشتاق احمد اور دیگر صاحبان تشریف فرما ہیں ان تمام نے کہا تھا کہ اس کی شفافیت کو دیکھنا چاہیے۔

جناب! آج آپ نے دیکھا۔ میڈم کہہ رہی تھی، میری بہن ہیں اور ان کا تعلق ہمارے علاقے سے ہے۔ میں آپ کو سندھ گورنمنٹ کی efficiency دکھاتا ہوں، انہوں نے عوام کے ساتھ کیا کیا ہے۔ 16 اگست کو بارشیں ہوئیں اور 30 اگست تک اُن کا چیف منسٹر 1.1 billion کی رقم جاری کرتا ہے جو کہ 23 اضلاع کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ اس کی average 40 million کی بھی نہیں بنتی۔ آپ کیا بات کرتے ہیں، آپ عوام کا یہ خیال کرتے ہیں۔ ہم نے اُس وقت بھی کہا تھا۔ آپ دیکھیں ابھی کچھ دن قبل Auditor General نے اپنی رپورٹ جاری کی ہے اور اتفاق سے اس بی بی کا تعلق بھی اُسی ضلع سے بنتا ہے۔ سندھ کے ضلع سانگھڑ میں 85 لوگوں نے thumb impression لگا کر 23 ہزار tents لیے ہیں اور 41 ہزار راشن بیگز لیے ہیں۔ جب لوگ بارشوں میں تڑپ رہے تھے تو اُس وقت سندھ گورنمنٹ کے پاس پیسے نہیں تھے جیسے ہی بارشیں ختم ہوئیں ایک ڈاکو ہے اُسے انہوں نے بٹھایا اور میں انہیں

پوچھتا ہوں کہاں ہے پیپلز پارٹی کی سینیئر لیڈر شپ کہاں ہے۔ انہوں نے شرجیل میمن کو اُس کا head بنا دیا۔ تمام لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے کہ دودھ کا رکھوالا کوئی بلا ہو۔

جناب چیئرمین: بس ہو گیا۔ ابڑو صاحب میں نے آپ کو ڈیڑھ منٹ زیادہ دیا ہے۔ ایسا مت کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! ایک منٹ ۔ میں اپنی بات کو مکمل کر رہا ہوں۔ اچھا اُس بندے نے کیا کیا جب بارشیں ختم ہو گئیں وہ روزانہ کی بنیاد پر آ کر بیٹھ گیا۔ آج ہم نے ایک لاکھ tent عوام میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ آج ہم نے 200,000 راشن بیگز فراہم کر دیئے ہیں۔ جب بارش تھی تو ایک بھی tent نہیں تھا اور جونہی بارش ختم ہوئی تو روزانہ کی بنیاد پر تقسیم شروع، اسی پر Auditor General of Pakistan نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ انہوں نے پیسے کھائے ہیں۔ دادو ڈسٹرکٹ میں آٹھ لوگوں نے 10,000 tents لیے ہیں اور 21,000 راشن بیگز لے گئے۔ میں اور کیا کہوں، اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے راشن بیگز تک نہیں چھوڑے۔

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔ ایک منٹ سینیٹر منظور احمد نے self-explanation پر بات کرنی ہے۔ سینیٹر منظور احمد صاحب پلیز۔

Senator Manzoor Ahmed

سینیٹر منظور احمد: میں ابڑو صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہے اور یہ خود کہتے ہیں کہ دل پر ہاتھ رکھ کر بات کریں۔ BAP پارٹی میری پارٹی ہے۔ اُس کا ایک وقار ہے۔ اُس کا ایک نام ہے۔ جیسے ان کی پارٹی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ باپ کا باپ۔ مجھے معلوم ہے کہ کس نرسری میں آپ پلے ہو اور کس نرسری سے آپ بڑے ہوئے ہو اور اُسی نرسری کے ہم بھی ہیں۔ ہم تو مانتے ہیں۔ آپ تو مانتے بھی نہیں ہیں جو کہ ایک بہت افسوس کی بات ہے۔ جیسے کہ یہاں پر بات کی گئی رانا ثناء اللہ۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب، آپ ان کی بات سُن لیں۔

سینیٹر منظور احمد: آپ میری بات کو ذرا سُن لیں۔ یہاں پر بات کرتے ہیں کہ فلاں کو تھپڑ مارا ہے۔ فلاں کو یہ کیا اور فلاں کو وہ کیا ہے۔ جناب عالی! رانا ثناء اللہ کا تعلق میری پارٹی سے نہیں

ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ کیا اُس کی گاڑی سے ہیروئن برآمد ہوئی تھی، میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ حلفیہ کہیں کہ کیا ایسا کچھ ہوا تھا؟

جناب چیئرمین! اگر انہیں سیاست کا بہت شوق ہے تو آپ دیکھیں۔ اگر ایسی بات تھی جیسا کہ انہی کی گورنمنٹ میں کہا گیا تھا کہ گورنر ہاؤسز میں یونیورسٹیاں تعمیر کی جائیں گی، کیا ایسا ہوا؟ میرے خیال میں، کیا وہاں آج کوئی کلاسز چل رہی ہیں۔ ہاں آج وہاں IR and English departments کی classes کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب عالی! میں ان سے کہوں گا کہ اس طرح کی باتیں نہ کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر افنان اللہ خان صاحب پلیز۔ ابڑو صاحب آپ تشریف رکھیں۔ پلیز۔

Senator Afnan Ullah Khan

سینیٹر افنان اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔ آج آئین کی عمل داری پر ایوان میں کافی باتیں ہوئیں ہیں اور اس میں ہمیں کافی سارے لیکچر دیئے گئے۔

جناب چیئرمین: ایوان کو in order کیا جائے۔

سینیٹر افنان اللہ خان: آئین پر عمل داری کسی بھی معاشرے میں بہت اہم ہوتی ہے۔ میں کچھ چیزیں جو کہ ماضی میں ہوئیں اُن کو highlight کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ جو آئین کہتا ہے کہ 90 دنوں میں الیکشن کروانا چاہیے اُسی آئین کے اندر 63A آرٹیکل بھی موجود ہے اور Article 63-A کہتا ہے اگر آپ floor cross کریں گے تو اُس وقت آپ de-seat ہوں گے مگر آپ کا vote count ہو گا اور اُس کی تشریح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں already precedent موجود ہے اور اس کے باوجود اس کی ایک دو نمبر تشریح کروائی گئی جس کے تحت آئین کو re-write کیا گیا اور جو کام پارلیمان کا تھا وہ سپریم کورٹ نے خود کیا۔ اس سازش کے اندر وہ تمام لوگ شامل ہیں جو آج ہمیں آئین کے اوپر بھاشن دے رہے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں نا۔

جناب چیئرمین! آپ خود 63-A کا آرٹیکل پڑھ لیں۔ آپ اس آرٹیکل کو پڑھ کر بتائیں کہ کیا اُس میں یہ لکھا ہوا ہے یا نہیں لکھا ہوا، مگر اس وقت تو آئین کسی کو یاد نہیں آیا۔ یہ کہتے ہیں کہ الیکشن کروانا ہے۔ ہم نے 8 مارچ کو پچھلے سال کہا کہ آپ لوگ الیکشن میں چلے جائیں۔ ہم vote

of no confidence جمع کروانے لگے ہیں۔آپ نے کہا کہ ہم آخری بال تک لڑیں گے۔ تو پھر جب vote of no confidence جمع ہو گئی تو پھر آپ نے قاسم سوری والی ruling دی ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے قاسم سوری والی ruling پر اپنی ایک detailed judgment جاری کی ہے۔تو کیا آپ نے قاسم سوری کو ،اور دیگر باقی لوگوں کو جو جو اس سازش میں شامل تھے،

Did you take them to the task?

آج آپ ہمیں آئین اور قانون کا بھاشن دے رہے ہیں، آپ اس بات کا جواب دیں۔ اس کے بعد کیا ہوا،آپ کہتے تقریباً چار سال یہی کہتے رہے کہ ہم one page پر ہیں۔آپ بتائیں کہ پاکستان کے آئین میں کہاں پر one page کا ذکر ہے، کہاں one page لکھا ہوا ہے۔ پاکستان کا آئین کہاں پر کہتا ہے کہ آپ military establishment کے ساتھ مل کر سازش کریں،آپ مجھے بتا دیں۔آپ کے لیڈر نے خود کہا کہ بندے پورے نہیں ہوتے تھے تو ISI والے میرے ووٹ پورے کرواتے تھے۔آپ کے وزیر اعظم کو اُس وقت شرم نہیں آئی جب انہیں سیاسی مفادات کے لیے فون کا کہتے تھے،آج آپ ہمیں یہاں آئین اور قانون کی باتیں بتاتے ہیں۔آپ کے لیڈر نے کہا ہے اور ایک بار نہیں بار بار کہا ہے کہ ووٹ پورے نہیں ہوتے تھے میں ISI والوں کو کہتا تھا کہ آؤ اور ایوان میں میرے ووٹ پورے کرو۔ کیا تب آپ کو آئین پاکستان کی یاد نہیں آئی، آج ہمیں آئین کا بتاتے ہیں۔

جناب! آپ مجھے بتائیں جب 2014 کا دھرنا ہوا، 2017 میں دھرنا ہوا، اس کے بعد 2018 کے جنرل الیکشن میں RTS کا نظام بٹھایا گیا، کیا وہ آئین اور قانون کے مطابق تھا؟ کون سا آئین ہے جو آپ کو اجازت دیتا ہے کہ آپ RTS بٹھا کر الیکشن کا رزلٹ تبدیل کر دیں۔آپ نے دھرنے دیئے اور آپ نے انہی دھرنوں میں بیٹھ کر یہ بات کی کہ میں تو Army Chief سے بات کرنا چاہتا ہوں، آپ بتائیں کہ آئین میں کہاں لکھا ہوا کہ آپ Army Chief کے ساتھ بات کریں۔آئین میں کہاں درج ہے کہ آپ کسی civilian government کے خلاف سازش کریں، اگر لکھا ہوا ہے تو آپ بتائیں اور میں آپ کی بات مان لوں گا۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ آئین پاکستان جہاں پر آپ کو فائدہ دے اور آپ وہاں پر کہیں کہ دستور کو follow کرنا ہے

اور جہاں پر آئین آپ کے خلاف ہو جائے تو آپ کہیں کہ ہم آپ کے خلاف سازش کرتے ہیں، ہم آئین کو مانتے ہی نہیں ہیں۔

ہمارے ایک بھائی، اس ایوان میں موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ میں اُن کا نام نہیں لوں گا وہ بار بار آئین کی بات کرتے ہیں، بہت زور اور نعرے بھی لگاتے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف صاحب نے انہیں سینیٹر بنایا تھا۔ سارا پاکستان اس بات کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی کھڑے ہو کر پرویز مشرف کو condemn کیا؟ کیا انہوں نے اس بات کو کبھی کھڑے ہو کر condemn کیا کہ پرویز مشرف نے غیر آئینی طور پر اقتدار سنبھالا تھا اور اس ملک میں آمریت قائم کی تھی، چلیں آج آپ اس بات کو condemn کر دیں ہم آپ کو معاف کر دیتے ہیں۔ آپ اس بات کو condemn کریں پھر آپ کو آئین پر بات کرنے کی اجازت ہو گی۔

جناب! آئین پاکستان جہاں پر 90 دنوں میں الیکشن کی بات کرتا ہے تو وہاں پر یہ بھی کہتا ہے کہ 60 دنوں میں by-election ہوں گے اگر کسی بھی seat پر استعفا دیا جائے گا۔ لاہور ہائی کورٹ میں PTI نے petition کر کے 60 دنوں میں by election کے انعقاد کی limit پر stay لیا ہوا ہے۔ کیا 90 دنوں والی بات کو درست مانیں یا پھر 60 دنوں والی بات کو درست تسلیم کریں؟ جہاں جہاں آپ کو suit کرتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ آئین کو follow کرو اور جہاں آپ کو suit نہیں کرتا تو آپ کہتے ہیں کہ ہم آئین کو follow نہیں کرتے۔ ارے بھائی! آپ تو آئین کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر آپ ہمیں آئین اور قانون کا بھاشن نہ دیں۔

میرا لیڈر میاں محمد نواز شریف، عدلیہ کی تحریک میں، عدلیہ کی آزادی کے لیے نکلا۔ میرا لیڈر اُس وقت نکلا جب ڈوگر کورٹ تھی، انہی عدالتوں کو تالے لگا دیئے گئے تھے۔ میرا لیڈر تب ان کے لیے نکلا جب انہیں پابند سلاسل کیا گیا تھا۔ آپ کو تو اُس کا احسان مند ہونا چاہیے تھا، آپ کو تو بحال کیا، آج کی عدلیہ ہوتی ہی نا اگر نواز شریف اپنی جان لگا کر نہ نکلتا۔ آپ نے کیا کیا، کہتے ہیں نا" جس پر احسان کرو، اُس کے شر سے محفوظ رہو" والی بات ہے۔ آپ نے اُس کے احسان کا بدلہ کیا دیا؟ آپ نے پی ٹی آئی کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کوئی ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار سازش کی اور آج بھی آپ اُس سازش کا حصہ ہیں۔ کیا کوئی اتنا بے وقوف ہے کہ ان چیزوں کو نہیں سمجھتا؟

آج کہتے ہیں کہ الیکشن کے انعقاد کے لیے الیکشن کمیشن کو 21 ارب روپے جاری کیے جائیں، آپ کیوں نہیں کرتے۔ ارے بھائی! بات یہ ہے کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے۔ ابھی سینیٹر مشتاق صاحب کہہ رہے تھے لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں اور وسائل بہت limited ہو چکے ہیں۔ اگر وسائل بہت limited ہو چکے ہیں تو کیا ہم ایک انسان کی خواہش کے اوپر 42 ارب روپے ضائع کر دیں کیونکہ اُس کو سیاسی طور پر اس کا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کیا ہم اُس کی خواہش پر 42 ارب روپے جاری کر دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ اپنی بات کو مکمل کریں۔ پلیز۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! بس میں اپنی بات کو مکمل کر رہا ہوں۔ میں آدھا منٹ مزید لوں گا۔ کرپشن پر بار بار ان کی طرف سے بات کی جاتی ہے۔ Transparency International کہتا ہے کہ آپ کے دور میں کرپشن میں اضافہ ہوا ہے، میں نہیں کہتا، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میڈم آپ بھی تشریف رکھیں۔ پلیز۔

سینیٹر افنان اللہ خان: ہم آئین کے رکھوالے ہیں اور ہم آئین کے رکھوالے رہیں گے۔ ہم ان شاء اللہ آئین کو اور اس ملک میں جمہوریت کو نواز شریف کی قیادت میں جتنا مضبوط کر سکتے ہیں، ہم کریں گے۔ آپ لوگ غیر آئینی سازشیں کرنا اس ملک میں بند کریں۔ میں اس شعر پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

ہم چٹانیں ہیں، ریت کا ساحل تو نہیں

ان شاء اللہ، اس ملک میں ہم آئین اور قانون کی جنگ لڑتے رہیں گے جیسے کہ ہم نے پہلے بھی آئین اور قانون کی جنگ لڑتے رہے ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Now I read the prorogation order. In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the

conclusion of its business on Monday, the 10th April, 2023.

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President
Islamic Republic of Pakistan

(The House was then prorogued sine die)

Index

Ms. Shazia Marri 27
Senator Hidayat Ullah 17
Senator Mohammad Ishaq Dar 57, 58
Senator Muhammad Tahir Bizinjo 36
Senator Samina Mumtaz Zehri 4, 5, 7, 14
Senator Seemee Ezdi 16, 18, 19, 20
Senator Taj Haider 39
جناب خرم دستگیر خان 44
جناب عبدالرحمٰن خان کانجو 55
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 49, 50, 66, 67
سینیٹر افنان اللہ خان 79, 82
سینیٹر تاج حیدر 39, 43, 44
سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری 11
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 32, 33, 34, 35, 47, 49
سینیٹر ڈاکٹر محمد ہمایوں مہمند 71
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 59
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 74, 75, 77, 78
سینیٹر سیمی ایزدی 21
سینیٹر شہادت اعوان 4, 5, 6, 10, 15, 17, 19
سینیٹر عون عباس 71
سینیٹر فیصل جاوید 30, 63, 64, 65
سینیٹر محسن عزیز 59, 60
سینیٹر محمد اسحاق ڈار 57
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 72, 73, 74
سینیٹر مشتاق احمد 15, 38, 47, 50, 51, 53, 54
سینیٹر منظور احمد 61, 62, 78
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 9, 12, 13
سینیٹر ثانیہ نشتر 22
سینیٹر شہادت اعوان 20, 21
سینیٹر عون عباس 69
سینیٹر فیصل جاوید 63, 65
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 68
محترمہ شازیہ مری 25, 26, 28, 29, 30, 31, 35